صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 10 دسمبر 2010ء بمطابق 3 محرم الحرام 1431ہجری صبح دس بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِO وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِO كَلَّا ۖ بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَO وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِO وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّاO وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا۔

(ترجمہ): سو آدمی کو جب اس کا پروردگار آزماتا ہے یعنی اس کو (ظاہراً) اکرام و انعام دیتا ہے تو وہ (بطور فخر) کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر بڑھادی اور جب اس کو (دوسری طرح) آزماتا ہے یعنی اس کی روزی اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ (شکایتاً) کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر گھٹادی۔ ہر گز ایسا نہیں بلکہ تم (میں اور اعمال بھی موجب عذاب ہیں چنانچہ تم) لوگ یتیم کی کچھ قدر اور (خاطر) نہیں کرتے ہو اور دوسروں کو بھی مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے اور تم میراث کا مال سارا سمیٹ کر کھا جاتے ہو (یعنی دوسروں کا حق بھی کھا جاتے ہو) اور مال سے تم لوگ بہت ہی محبت رکھتے ہو (آگے ان افعال کے موجب العذاب سمجھنے پر سرزنش ہے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہں جی؟

مفتی کفایت اللہ: ایک چھوٹی سی بات ہے۔

جناب سپیکر: یہ 'کوئسچنز آور' ہے، مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: ایک منٹ۔

جناب سپیکر: نہیں اس کے بعد، 'کوئسچنز آور' کے بعد، 'کوئسچنز آور' کے بعد جی۔

مفتی کفایت اللہ: ایک بہت ضروری بات ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، بات سب کی ضروری ہوتی ہے اور آپ کا ہاؤس ہے، آپ کا وہ ہے۔

مفتی کفایت اللہ: انتہائی ضروری ہے جی، ایک دعا کرنی ہے۔

جناب سپیکر: نہ تقریر بہ پرے نہ کوؤ، کیا دعا ہے، کس سلسلے میں؟

مفتی کفایت اللہ: یہ ایسا ہے جی، دارالعلوم دیوبند ایک تاریخی ادارہ ہے، اس کے مہتمم ہیں مولانا مرغوب الرحمان قاسمی صاحب اور تقریباً ایک محتاط اندازے کے مطابق پچاس کروڑ افراد کی وہ شرعی رہنمائی کرتے تھے، وہ فوت ہو گئے ہیں تو چونکہ ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا کے بہت سارے ان کے معتقدین ہیں اور مکتبہ فکر کی ایک بنیاد انہوں نے ڈالی ہے، جمیعت علمائے ہند سے بھی وابستہ رہے ہیں تو میری درخواست ہے کہ اگر ہم شروع میں ان کیلئے دعائے مغفرت کرلیں تو ہمارا اس کے اندر حصہ ہو جائیگا۔

جناب سپیکر: دعا اچھی چیز ہے، بالکل پڑھیں جی لیکن ایسا نہ ہو کہ ہاؤس کا سارا ٹائم پھر دعاؤں میں ہی گزر جائے، اپنے ملک اور صوبے سے Related مسائل پر دعا ہونی چاہیئے، بالکل ہونی چاہیئے۔ مفتی جانان صاحب! جو درخواست کی گئی ہے، آپ دعا پڑھیں جی۔ مفتی جانان صاحب۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: شکریہ، مفتی سید جانان صاحب۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر: سوال نمبر جی؟

مفتی سید جانان: سوال نمبر 935۔

جناب سپیکر: 935جی۔

* 935 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر محکمہ آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ تحصیل ٹل میں آبپاشی کے ٹیوب ویلز موجود ہیں;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ کم وولٹیج کی وجہ سے مذکورہ ٹیوب ویلزبند پڑے ہیں;

(ج)اگر(الف)و(ب)کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) تحصیل ٹل میں آبپاشی کے کتنے ٹیوب ویلز ہیں، نیزان سے کتنا رقبہ /زمین سیراب ہوتی ہے;

(ii) مذکورہ ٹیوب ویلز کی بندش کے ضمن میں حکومت نے اب تک کیااقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے،اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ تحصیل ٹل میں آبپاشی کے ٹیوب ویلز موجود ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ کم وولٹیج کی وجہ سے مذکورہ ٹیوب ویلزبند پڑے ہیں۔

(ج) (i) تحصیل ٹل میں آبپاشی کے گیارہ ٹیوب ویلز ہیں، جس سے 1600 ایکڑاراضی سیراب ہوتی ہے۔

(ii) مذکورہ ٹیوب ویلز کی بندش کے ضمن میں محکمہ ایریگیشن ڈویژن کوہاٹ پیسکو سے وولٹیج بڑھانے کیلئے بار بار استدعا کرتا رہاہے لیکن وولٹیج کی کمی ایک ملک گیر مسئلہ ہے۔ (تفصیل فراہم کی گئی)۔

جناب سپیکر: بل سوال پکبنے شته دے جی؟

مفتی سید جانان: سپلیمنٹری مے جی دا دے چه دوئ دے اخر کبنے ما ته لیکی، ما لیکلی دی چه " مذکورہ ٹیوب ویلز کی بندش کے ضمن میں حکومت نے اب تک کیااقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟" دوئ جی لیکی چه " مذکورہ ٹیوب ویلز کی بندش کے ضمن میں محکمہ ایریگیشن ڈویژن کوہاٹ پیسکو سے وولٹیج بڑھانے کیلئے بار بار استدعا کی ہے۔"، دا جی که تاسو دا وروستو اوگورئ دوئ درے چٹھئ واپڈے ته کړے دی، په 2010-02-18 باندے یوه چٹھئ شوے ده، په 2010-04-15 باندے بله چٹھئ شوے ده، په 2010-05-31 باندے دریمه، درے چٹھئ شوے دی خو واپڈے والا او دغه محکمے والا

هیڅ څه جواب نه دے ورکړے چه هغوی ورته وئیلی وے چه اؤ مونږ تاسو سره تعاون کوؤ۔ زما جی دا گزارش دے چه 1600 ایکړ رقبه زمکه ده، دا جی زه درته حقیقت وایمه، اوس مے لودهی صاحب ته کاډی کښے خبره کوله، واړه لائټونه نه دی، هغه مخکښنۍ زمانے والا لائټونو کښے دننه سم بلیږی، هنگو کښے جی د وولټیج دا حال دے، نور مطلب دا دے جی هیڅ څه شے نه بلیږی۔ منسټر صاحب ته زمونږ دا گزارش دے چه دا د کمیټئی ته واستولے شی چه دا خلق راااوغوښتلے شی چه دا ولے؟ دا درے څلورئی مونږ تاسو ته واستولے، ولے په دغه خبرے باندے عمل نه کوئ؟ دا گزارش مو دے جی۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Irrigation, Parvez Khan.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یومنټ، لودهی صاحب۔ مفتی صاحب! آپ ادھر بل وغیرہ دیتے ہیں، کچھ پیسے ویسے واپڈا کو دیتے ہیں؟

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب، خلق وائی چه دا وولټیج پوره شی، واپډے والا ته وائی، بل مونږ درکوؤ، واپډے والا وولټیج نه پوره کوی خلق بل نه ورکوی۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ میرے علاقے میں بھی، پشاور کے ارد گرد میں بھی یہی مسئلہ ہے، غلطیاں واپڈا میں بہت زیادہ ہیں لیکن ہمارے لوگوں میں بھی کچھ غلطیاں ہیں، ہمیں اپنی بھی اصلاح کرنی چاہیئے۔ جی لودھی صاحب، قلندر خان لودھی صاحب، کوسچن جی؟

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ جناب سپیکر۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ انہوں نے چار چٹھیاں لکھی ہیں، ایریگیشن والوں نے اور محکمے نے ابھی تک اس پر عمل نہیں کیا، ٹیوب ویلز چل رہے ہیں، اگر اس میں ان ٹیوب ویلوں کیلئے ٹائم کا کوئی، دو دو تین دن کا شیڈول بن جائے، آیا محکمہ یا گورنمنٹ اس پر سوچ رہی ہے کہ یہ ایسا کرینگے؟ یہ وولٹیج کی وجہ سے نہیں چل رہے ہیں تو گیارہ کیلئے وولٹیج جتنی چاہیئے، اگر دو تین کو چلایا جائے اور اس کی ٹائمنگ کا شیڈول بنایا جائے، جیسے ہم شہروں میں پانی دیتے ہیں کہ تین گھنٹے ایک کو اور تین گھنٹے دوسرے کو، اگر اس طریقے سے اس کو چلایا جائے تو شاید یہ کچھ چل جائیں کیونکہ ان کو وولٹیج پورا کرنا ہمارے ملک میں یہ ایک مسئلہ ہے، یہ ایک Chronic چیز ہے----۔

جناب سپیکر: کی ہے جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: تو اگر اس طرح سے محکمہ یا گورنمنٹ اس پر سوچے تو میرے خیال میں اچھا ہوگا۔

جناب سپیکر: بجلی کی کمی ہے اور پھر ہم لوگوں کی عادتیں بھی ایسی ہیں کہ بٹن بند کرنے کی عادت بھی ہم بھول گئے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ ان کا مسئلہ نہیں ہے کہ لوڈ شیڈنگ ہے یا بجلی کی کمی ہے، یہ تو وولٹیج کی کمی ہے۔ اب مطلب ہے بجلی ہے، ٹھیک ہے جو بھی نارمل لوڈ شیڈنگ ہے واپڈا کی تو وہ تو ہوتی ہے لیکن یہ تو وولٹیج کی کمی ہے، تو یا تو ٹرانسفارمر بڑے کرنے چاہئیں وولٹیج کیلئے یا اگر اس سارے گرڈ میں وولٹیج کم ہے-----

Mr. Speaker: Improvement-----

جناب عبدالاکبر خان: میں اتفاق کرتا ہوں جی کہ منسٹر صاحب اس مسئلے پر واپڈا والوں کو بلائیں کہ بھئی ٹھیک ہے لوڈ شیڈنگ جو بھی گورنمنٹ کی ہے، وہ تو ٹھیک ہے لیکن کم وولٹیج تو بڑا خطرناک ہے، یہ تو موٹر کو-----

جناب سپیکر: صحیح بات ہے جی۔ جی آنریبل منسٹر ایریگیشن، پلیز۔

جناب پرویز خان خٹک (وزیر آبپاشی): جناب سپیکر صاحب، زه خو اول مفتی صاحب سره بالکل Agree کوم چه واپډے والا کافی پرابلمز جوړ کړی دی په ټوله صوبه کښې او په ټول پاکستان کښې، نو مونږ به دا کمیټئی ته حواله کړو او ډیټیل به معلوم شی چه آیا دیکښې څه Faults دی؟ بله خبره چه کوم ځائے کښې Shortage of Voltage وی نو بیا یو ټیوب ویل هم نه شی چلیدے، که وولټیج پوره وی ټول چلیږی چه وولټیج ئے پوره وی۔

جناب سپیکر: دا ټھیک ده، کمیټئی ته ئے لیږو، زمونږ د ایریګیشن سټینډنګ کمیټئ چیئرمین څوک دے؟

ایک آواز: طماش خان۔

جناب سپیکر: طماش خان ته خصوصی هدایت اوکړئ چه په دے باندے سبا له میټنګ رااوغواړی۔ Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned

Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against of it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ولے څه غلطي اوشوه جي؟

جناب محمد زمین خان: سپیکر صاحب، چونکه پرویز ختک صاحب خمونږ ډیر محترم او سینئیر ممبر د دے هاؤس پاتے دے او ډیر ښه روایات د دوئ چه همیشه د پاره داسے دغه راخي نو هغه پکښے دا کوشش کوی چه یره کمیټئ ته لاړ شي چه صحیح تحقیق اوشي نو زما دے نورو وزیرانو صاحبانو ته هم داسے ګزارش دے چه داسے دغه راځي نو پکار دا ده چه هغه ترے د انا مسئله نه جوړوی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Encourage کوئ ئے، ټهیک شوه۔

جناب محمد زمین خان: او د هغه محکمے د دغه د پاره داسے روایات جوړوی۔

جناب سپیکر: سید قلب حسن صاحب، سوال نمبر جي؟

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اودریږئ جي، دے پسے ډیر سوالونه دی ستاسو۔

سید قلب حسن: سوال نمبر۔۔۔۔۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اودریږئ، دیکښے به بیا اوکړئ کنه، بل سوال کښے دغه هم اوکړئ۔ جي سوال نمبر؟

سید قلب حسن: سوال نمبر 942۔

جناب سپیکر: جي۔

* 942 _ سید قلب حسن: کیا وزیر محکمہ آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی کوہاٹ کی سرکاری رہائش گاہوں پر بعض لوگوں نے غیر قانونی قبضہ کیا ہوا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ نے ابھی تک کیا کارروائی کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) جی نہیں، البتہ تاندہ ڈیم سب ڈویژن کالونی اور انسپکشن ہاؤس بمعہ انیکسی، آرمی اور ایف سی کے زیر استعمال ہیں اور جب تک آپریشن مکمل نہیں ہوتا، فوج اور ایف سی نے سول لوگوں کا داخلہ ممنوع کیا ہے۔

(ب) چونکہ کسی بھی سرکاری رہائش گاہ پر کوئی غیر قانونی قبضہ نہیں ہے، اسلئے کسی قانونی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری سوال پکښے شته دے جی؟

سید قلب حسن: سر، ما چه د کوم مقصد د پاره دا کوئسچن استولے وو، هغے کښے تقریباً زه کامیاب شومه چه کوم هغه قابضین وو، هغوی قبضه پریښودلے ده او زه مطمئن یم د سوال نه۔

جناب سپیکر: مسئله حل شوے ده؟

سید قلب حسن: او جی، او۔

جناب سپیکر: ښه شکر دے جی۔

وزیر آبپاشی: مہربانی۔

Mr. Speaker: Again, Syed Qalbe Hassan Sahib, Question No?

سید قلب حسن: سوال نمبر 955۔

جناب سپیکر: جی۔

* 955 _ سید قلب حسن: کیا وزیر محکمہ آبپاشی از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی کوہاٹ میں کافی تعداد میں ریٹائرڈ ملازمین کی خالی آسامیاں تاحال خالی پڑی ہیں اور ان کو پر نہیں کیا جا رہا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) کیا مذکورہ خالی آسامیوں کی وجہ سے محکمہ کی کارکردگی متاثر نہیں ہو رہی ہے؛

(ii) محکمہ نے اس بارے میں کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی کوہاٹ میں ریٹائرڈ ملازمین کی چند آسامیاں خالی پڑی تھیں، جیسے ہی موجودہ حکومت نے بھرتی سے پابندی اٹھائی تو دفتر ہذا نے تمام قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے مذکورہ خالی آسامیاں 2008 اور 2009 میں پر کر دی ہیں، البتہ ایک عدد مکینک BPS-7 کی آسامی خالی پڑی ہے جس کو پر کرنے کیلئے تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد اس آسامی کو بھی پر کر دیا جائیگا۔ تفصیل فراہم کر دی گئی۔

(ب) (i) مذکورہ بالا وضاحت کے تحت محکمہ آبپاشی پر ان خالی آسامیوں کی وجہ سے کوئی برے اثرات مرتب نہیں ہوئے ہیں۔

(ii) جس طرح (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک عدد مکینک کی خالی آسامی کو قانونی تقاضے پوری کرنے کے بعد عنقریب پر کیا جائیگا۔

سید قلب حسن: سر، زه د دے سوال نه مطمئن یمه۔

جناب سپیکر: مطمئن یے ؟

سید قلب حسن: او سر۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. Again, Qalb e Hassan Sahib, Question No?

سید قلب حسن: سر، کوئسچن نمبر 966 دے۔

جناب سپیکر: جی۔

* 966 _ سید قلب حسن: کیا وزیر محکمہ آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی کوہاٹ میں گزشتہ دو سالوں سے گریڈ 1 سے 7 تک کے ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ دیگر اضلاع سے بھی غیر قانونی بھرتی ضلع کوہاٹ کی محکمہ آبپاشی میں کی گئی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ بھرتی شدہ ملازمین کی مکمل لسٹ بمعہ نام، پتہ و ڈومیسائل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ آبپاشی کوہاٹ میں گزشتہ دو سالوں سے گریڈ 1 سے 7 تک نہیں البتہ گریڈ 1 تا 5 تک کے ملازمین کو تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد بھرتی کیا گیا ہے۔

(ب) جی نہیں، کیونکہ کوہاٹ ایریگیشن ڈویژن کوہاٹ تین اضلاع پر مشتمل ہے، یعنی کوہاٹ، ہنگو اور کرک، اسلئے تمام اضلاع کو مدنظر رکھ کر قانونی تقاضے پورے کر کے بھرتی کئے گئے ہیں۔

(ج) مذکورہ بھرتی شدہ ملازمین گریڈ 1 تا 5 جو کہ گزشتہ دو سالوں میں کوہاٹ ایریگیشن ڈویژن میں بھرتی کئے گئے ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی گئی۔

سید قلب حسن: سپیکر صاحب، دیکښے چه کومه بهرتی شوے ده هغه بس صحیح ده جی، هغه ما ټول چیک کړل۔

جناب سپیکر: دا څه چل شوے دے، تاسو سره ډیرے خصوصی مهربانئ کیږی۔

سید قلب حسن: او جی، دا خود پرویز خټک صاحب سپیشل مهربانی ده جی۔

جناب سپیکر: چرته مک مکاؤ-----

سید قلب حسن: نه جی هغه مک مکاؤ والا خبره نه ده، دا چرته تاسو ډیټیل اوګورئ، هغه ډیټیلز ئے چه کوم را کړی دی، هغے نه ززه بالکل مطمئن یم۔

جناب سپیکر: پتہ چل رہا ہے، وزیر صاحب کے زور سے یہ ہے، ممبر صاحب کے زور سے۔ Syed Qalb-e-Hassan Sahib, again, again, 966، یہ ہوگیا؟

سید قلب حسن: ہاں ہوگیا سر۔

جناب سپیکر: اچھا، تھینک یو۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر صاحب!-----

جناب سپیکر: بالکل جی، اوس که تاسو، ولے ستاسو سوالونه ختم شو؟

وزیر آبپاشی: نه یو شته۔

جناب سپیکر: جی، پرویز خان خٹک صاحب۔

وزیر آبپاشی: زما مقصد دا وو چه څنګه چه زمونږ دے معزز رکن خبره اوکړه، پکار نه ده چه که محکمے غلطیانے کوی یا هغے کښے کمزوریانے وی نو چه هغه

مونږ Cover کړو، مونږ ته پکار دی چه کومے غلطئ دی، هغه دے صوبے ته مخامخ کړو، اسمبلئی ته ئے مخامخ کړو او د هغے حل رااوباسو او دا نه چه مونږ هغوی Cover کوؤ او د هغوی د غلطو خبرو سپورټ کوؤ، نو په ایریګیشن ډیپارټمنټ کښے زه هیچرے هم د محکمے سپورټ نه کوم، کله پورے (تالیاں) چه د هغوی غلطی وی او چه پکښے غلطی نه وی او کار ئے ښه کړے وی نو بیا ئے زه خامخا سپورټ کوم۔

Mr. Speaker: We really appreciate. دا ستا ښه سوچ دے، دا د ټولو منسټر صاحبان، ټول ښه دی خو بعضے بعضے نه پکښے غلطی او شی خو پکار ده، ممبران صاحبان هم Elected خلق دی، تاسو هم Elected یئ، هم دغه یو فورم دے چه د هغوی مسئلے پرے حل کیږی نو دیکښے لږ Positive سوچ پکار دے۔

جناب سپیکر: محترمہ زبیدہ احسان بی بی، سوال نمبر جی؟

محترمہ زبیدہ احسان: سوال نمبر 1018۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1018 _ محترمہ زبیدہ احسان: کیاوزیر محکمہ آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ محکمہ نہروں کی صفائی (بھل صفائی) کرتا ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ نہروں سے نکلنے والی ریت وغیرہ بدستور نہروں کے کنارے چھوڑ دی جاتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت بھل صفائی کے دوران نکلنے والی ریت وغیرہ کو صحیح وقت پر ٹھکانے لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز امسال جن انہار کی صفائی کی گئی ہے، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر آبپاشی): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے بلکہ نہروں سے نکالی گئی ریت / مٹی کناروں سے ہٹا کر دور ٹھکانے لگادی جاتی ہے۔

(ج) نہروں سے نکالی گئی ریت / مٹی حسب سابق امسال بھی کناروں سے ہٹا کر دور ٹھکانے لگادی گئی ہے، امسال جن نہروں میں بھل صفائی کا کام مکمل ہوا، اس کی تفصیل فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary, ji?

محترمہ زبیدہ احسان: سپلیمنٹری خو پکښے نشته خو منسټر صاحب ته به دا ریکویسټ کوم چه کله هم بهل صفائی اوشی خو چه دا صفایانے اوشی نو ښه به وی۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

محترمہ زبیدہ احسان: جی چه کله هم دا بهل صفائی اوشی نو دا صفایانے په موقع که هغه وخت سره کیږی نو ډیر به ښه وی۔

جناب سپیکر: ښه، ښه جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ستاسو جی، عبد الاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ تو انہوں نے جو تفصیل دی ہے، وہ تو نہروں کی دی ہے، بھل صفائی میں میرے خیال میں Drains بھی آتے ہے، اعراب بھی آتے ہیں، کیا حکومت ان Drains اور اعراب کی صفائی کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: اودریږه، دے بی بی ډیر ښه سوال پیش کړے وو، په دے پیښور ښار کښے هم د دے Silt نه یو ډیر لوئے مصیبت جوړ وی نو که دے ته ترک ئے اودرولے وی او چه څومره Silt رااوځی او هغے کښے ئے اچوی او بهر ئے غورځوی نو زما په خیال دغه به ئے ښه حل وی خو دا د آنریبل منسټر صاحب نه به زیات واورو۔ پرویز خټک صاحب۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب! د دے سره زما هم یو خبره ده جی۔

جناب سپیکر: جی عطیف خان۔

جناب عطیف الرحمان: اکثر جی زمونږ په دے پیښور ښار کښے چه کوم نهرونه تیر شوی دی او دوئ دا بهل صفائی کوی، اکثر د نهرونو دا غاړے چه کومے دی، دا جی هم دا رنګ د دوئ نه کهلاؤ پاتے شی او بیا هغه Repair نه شی نو پکار دا ده چه کله د دے صفائی کیږی او د هغے Repair ورسره ورسره کیږی او ښه خبره دا ده، په دے تیر ځل زمونږ یو کینال پټرول روډ وو، په هغے باندے کار چالو وو نو ښه خبره دا ده چه اول د دا بهل صفائی اوشی او د هغے نه پس د بیا دا مرمت

اوشی نو خامخا هغه روړونه به دا خلق د هغے د رش په وجه باندے ، د ټریفک د پاره استعمالولو نو د ټریفک په دغه باندے ډیر لوئے اثر غورځوی۔
Mr. Speaker: Honourable Minister for Irrigation, please.
وزیر آبپاشی: جناب سپیکر صاحب! دا بهل صفائی د نهرونو د صفائی د پاره ډیره اهمه ده، زه چه کله وزیر شومه، بے انتها شکایات وو، صفایانے سمے نه کیدے او تیر شوی کال کښے مونږ خپل دا ټوله بهل صفائی او چونکه د نیب نه مونږ ته یو لیټر راغلے وو، په دے باندے ډیر شکایات وو نو دا بهل صفائی Last year د نیب په Supervision کښے شوے وه، هغوی پوره د هغے سروس کړے وو، د هغے چیکنګ ئے کړے وو او ورسره چه څومره ګند وو، هغه مونږ ټول Remove کړے دے۔ چونکه کله چه صفائی کیږی نو دا لونده خاوره وی، لونده شګه وی، هغه Immediately shift کیدے نشی، هغه وخت کښے هغه د نهر په غاړه باندے واچوی او بیا وروستو Shift کیږی۔۔۔۔
جناب سپیکر: بنه، دا وزن ئے زیات وی، دروند وی نو نه شی ئے وړے ؟
وزیر آبپاشی: او لونده وی او بیا پرے روډونه نور خرابیږی نو کم سے کم دس پندره ورځے د هغے باندے Dryness لګی او د هغے نه پس دا Shifting کیږی۔ تیر کال کښے خو دا زه ذمه داریٔ سره وئیلے شم چه مونږ ټول سر کونه، ټولے لارے چه کوم په Cities او بناریو کښے دننه دی، هغه مونږ ټولے کلیئر کړے دی او دومره پورے چه دا د سیکریټریټ روډ او دغسے نور ډیر روډونه مونږ په اوبو باندے وینځلی هم دی او دے کال کښے هم دا ذمه داریٔ سره وئیلے شم چه انشاء الله دا صفائی به ټوله کیږی۔ کوم معزز رکن ته چه چرته هم شکایت راځی، مونږ ته اطلاع کولے شی او په دیهاتو کښے مونږ دا کلیئرنس چه کوم دے د نهر غاړو ته اچوؤ، په هغے کښے دا پیسے نه وی ایښودے ، هغے کښے صرف Excavation دے ، هغے کښے Shifting نشته، په بناریو کښے Shifting شته دے او دا مونږ ذمه داریٔ سره وئیلے شو چه د هغے به انشاء الله صفائی کیږی او چا ته چه شکایت وی، Immediately مونږ ته اطلاع راکوئ ځکه چه ټهیکیدارانو ته مونږ Payment کوؤ، که هغوی هغه خپل کار نه کوی، مونږ د هغوی نه تپوس کولے شو۔

جناب سپیکر: د عبدالاکبرخان د سوال جواب رانغے ؟

وزیر آبپاشی: او د Drainsصفائی هم ډیره اهم ده، چونکه زما د راتلو نه مخکښے دDrains صفائی به سټاف کوله چه کوم د واپډا سره تعلق لرلو او تیر شوی شپږ اووه کالو کښے یو Drain هم نه وو صفا شوے ، کله چه مونږ مخکښنے بجټ پاس کولو، په هغے کښے د Drains صفایانو ته مونږ تین وے او که چار کروړ روپئ ایښودے وے۔ په هغے باندے مخکښنی کال کښے څه کار اوشو، بیا Next year هم دغسے څه Drains صفا شول او دے کال کښے مونږ د ټولے صوبے مکمل هر د یو Drain صفائی ایښودے ده، څه د فلډ د وجے نه او د نورو حالاتو د وجے نه نو ټولو ته دا ګارنټئ سره، ذمه وارئ سره وئیلے شو چه کوم Drains زمونږ د صفائی نه پاتے وی، مونږ ته د هغے اطلاع راکړئ، انشاء الله صفائی به کیږی۔

جناب سپیکر: پرویز خټک صاحب! ستاسو د ډیپارټمنټ نور Out put ډیر ښه وو، تر دے وخته پورے خو د فلډ نه پس ستاسو Out put خراب شوے دے۔ زه چه څه وینمه، تاسو ډائریکټوریټ جوړ کړے دے او د ډائریکټوریټ Out put هیڅ هم نشته، زیرو بټه زیرو دے ، تاسو Appreciate کوئ ئے چه دوئ ډیر بچت کوی، Saving او دلته په فلور آف اسمبلی څو ځله اووئیل او تر دے وخته هغه ډرینونه هم ډک پراته دی، دا یو څیز تاسو قابو کړئ، دا شپږ میاشتے اوشوے ، دا څلور میاشتے د فلډ او تر دے وخته Zero performance دے ستاسو د ډیپارټمنټ۔ ښه به دا وی جی چه دا ډائریکټوریټ هم رااوغواړئ او سیکرټری صاحب ته هم دا دغه دے چه دا ټول په دے ټی بریک کښے یا د دغه نه پس، دا عبدالاکبر خان چه د Drains د صفایئ کومه خبره اوکړه، دا زمونږ دے ایریاز کښے ، پشاور خواؤشا هم دے ، ګیر چاپیر ټول دے ، دا ډائریکټوریټ والا ټول رااوغواړئ، دا ممبران صاحبان به د دغه نه پس ورسره کښینی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! دیکښے جی دا اهم خبره څکه ده چه دا Drain silt up کیږی نو زمونږ د فلډ Major cause هم دا دے چه زمونږ Drains silt up شی، هغه او به Drains کښے نه اوځی خو خبره جی دا ده چه تاسو که د 1937 نه

واخلئ، زما خیال دے 2000 پورے بجټ اوګورئ نو د دے د پاره ځان له ډیمانډ وو، ډیمانډ نمبر 9 د دے ځان له ډیمانډ وو، د دے کلیئرنس د پاره، اوس چونکه د دے ځان له په بجټ کښے ډیمانډ نشته دے، په دے وجه باندے زما په خیال دوئ اوس پخپل، په هغه بل ډیمانډ کښے د دے دا پیسے، که Specific پیسے کیږدی نو کیږدی به، ګنی ځان له ډیمانډ نشته او زمونږ ټول Major causeد فلډ هم دا Silt up دے د Drains۔

جناب سپیکر: ټهیک خبره ده جی خو دا د هغے نه پس اوکړئ کنه جی، دا د دغه نه پس به بیا دوئ سره کښینو، دا ډائریکټوریټ به هم راشی، سیکرټری صاحب به هم کښینی نو۔۔۔۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: انور خانه! ستا څه مسئله ده؟

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، زما هم یوه خبره وه په دیکښے۔

جناب سپیکر: نه د دوئ ډیپارټمنټ به راشی تاسو به کښینئ ورسره کنه، دا ډیپارټمنټ سره به وروستو کښینئ، مخکښے دا کوئسچنز آور خرابیږی، عبدالاکبر خان به اوس د ټائم ختمیدو خبره اوکړی، د دغه نه پس که خیر وی، لږ زر جواب ورکړئ چه دا بل سوال، کوئسچن ته ځو۔ ډیپارټمنټ به، دا ټول هسے هم، ټول راځی خو۔

وزیر آبپاشی: جناب سپیکر صاحب! کله چه د دے صوبه کښے فلډز راغلل نو زمونږ د ټولو نه First priority دا وه چه کینالز چه کوم Damage شوی دی، هغے کښے چه کوم Bridges یا نور څیزونه خراب شوی دی، هغه First priority وه، هغه مونږ شکر الحمدلله په میاشت کښے دننه دننه د ټولے صوبے Major canals او Drains کلیئر کړل۔ بیا Second priority کښے زمونږ Drains صفائی ده او ورسره دا چه کوم خلقو قبضے کړے دی او دغه ئے کړے دی، نو Drains چه کوم دی، هغه پشاور، نوشهره او مردان ته ټینډرز شوے دی، هغه په پراسس کښے دی، په هغے به کار کیږی۔ زه بے شکه دا منمه چه کوم ډائریکټوریټ باندے ستاسو Objectionsدی، زه خپله په دے خوشحاله نه ووم خو کارکردګی

ئے خرابہ نہ دہ ځکہ چہ کہ مونږ دا ډائریکټوریټ نہ وے جوړ کړے نو نن بہ دے صوبہ کښے د لسو اربو روپو کم سے کم کارونہ، د محکمے نہ راغلی دی، د ایریگیشن نہ راغلی دی او پیسہ بہ تقریباً سترا اسی پرسنټ ضائع شوے وہ۔ د دے ډائریکټوریټ د وجے نہ مونږ تہ دا فائدہ ملاؤ شوہ چہ پہ هغے باندے یو پریشر وو او نن غلط سکیم اوForged programs نہ شی راتلے، صفا ستهرا سسټم لاندے دوئ کار شروع کړے دے او چونکہ واړہ واړہ ټهیکیداران پکښے اوس نہ دی Involve، دیکښے غټ غټ کنټریکټرز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ، دا ښہ څیز دے جی، ستاسو چہ کومObservations دی، ښہ بہ وی جی خو دا وروستو بہ راځئ او د لتہ بہ کښینئ، زما ورسرہ ډیر Bad experience روان دے۔

وزیر آبپاشی: ټهیک شوہ۔

جناب سپیکر: څلور څلور فټہ اوبہ زمونږ پہ علاقو کښے او Silt up دی، ټوټل نو څلور میاشتے کښے چہ یو ټینډر نہ شی پراسس کولے نو تہ د هغے صفت څلہ کوے ما تہ؟ جی، ملک قاسم خان خټک صاحب۔

محترمہ زبیدہ احسان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بی بی، دا سوال خو ختم شو جی، نہ ټولہ محکمہ د رلہ راځی کنہ۔ بی بی! تاسو بہ د هغوی سرہ کښینئ۔

محترمہ زبیدہ احسان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، بی بی۔

محترمہ زبیدہ احسان: جی د دے سرہ دوئ یو بیان ورکړے دے، وضاحتی نو زہ وایمہ چہ دا هر څہ، لکہ دوئ "2010 کے دوران بھی بھل صفائی انتہائی خوش اسلوبی سے پایہ تکمیل تک پہنچی اور نہروں سے نکالی گئی ریت اور مٹی کناروں سے ہٹا کر دور مقامات پر ٹھکانے لگائی گئی ہے" ما خو دا بیان نہ دے ورکړے، دا د چرتہ نہ راغلے دے او چا لګولے دے؟

جناب سپیکر: دا ډیپارټمنټ د بیا Explanatory دغہ بیا راوړی خو کہ ستاسو دا سے څہ خبرہ وی نو وروستو ایریگیشن ډیپارټمنټ سرہ میټنگ مونږ کیښنودو۔

محترمہ زبیدہ احسان: نہ جی، بس ما خو کوئسچن ورکړو او منسٹر صاحب اووئیل چہ یرہ دا بہ کیږی نو بس صفائی کوی نو ٹھیک دہ۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوہ جی۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب، دا کوئسچنز ډیر زیات پاتے دی، مختصر، لږ مختصر دغہ کوئ جی۔ سوال نمبر اووایئ جی۔

ملک قاسم خان خٹک: کوئسچن نمبر 846۔

جناب سپیکر: جی۔

* 846 _ ملک قاسم خان خٹک: کیاوزیر محکمہ لائیوسٹاک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبہ میں محکمہ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ موجود ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ محکمہ کے زیر سرپرستی جانوروں اور مرغیوں کے فارمز بھی موجود ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) صوبے میں جانوروں اور مرغیوں کے کل کتنے فارمز ہیں، کہاں کہاں واقع ہیں ان کے ماہانہ اخراجات اور آمدن کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز فارمز سے جانور اور مرغیوں کی فروخت کا طریقہ کار بھی بتایا جائے؛

(ii) مذکورہ فارمز میں کل کتنے ماہر ڈاکٹرز تعینات ہیں، ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز جون 2009 سے تاحال ان کے دوروں کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر تحفظ حیوانات): (الف) ہاں۔

(ب) ہاں۔

(ج) صوبے میں کل چار فارمز موجود ہیں۔

(i) کیٹل بریڈنگ اینڈ ڈیری فارم ہری چند، ضلع چارسدہ۔

(ii) بفلو بریڈنگ اینڈ ڈیری فارم، ڈیرہ اسماعیل خان۔

(iii) لائیوسٹاک ایکسپیریمنٹ اسٹیشن جابہ، ضلع مانسہرہ۔

(iv) گورنمنٹ پولٹری فارم پشاور۔

سالانہ اوسط آمدنی اور اخراجات

(i) کیٹل بریڈنگ اینڈ ڈیری فارم ہری چند ضلع چارسدہ کی سالانہ آمدنی سال 09-2008 میں Rs. 8.10786/- اور اخراجات Rs. 17.84/. ملین ہیں۔

(ii)بفلو بریڈنگ اینڈ ڈیری فارم ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی سالانہ آمدنی سال 09-2008 میں 2.819 ملین اور اخراجات 7.55 ملین روپے ہیں۔

(iii)لائیو سٹاک ایکسپیریمنٹ اسٹیشن جابہ ضلع مانسہرہ کی سالانہ آمدنی سال 09-2008 میں 0.960 ملین اور اخراجات 9.55 ملین روپے ہیں۔

(iv)اسی طرح گورنمنٹ پولٹری فارم پشاور کی سالانہ آمدنی سال 09-2008 میں 0.390 ملین اور اخراجات 1.1418 ملین روپے ہیں۔

جانوروں کی فروخت کا طریقہ کار

اب فارمز سے کوئی مادہ جانور فروخت نہیں کیا جاتا، البتہ صوبائی سطح پر ماہرین کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو ان فارمز سے جانوروں کو بطور سانڈ ترقی پسند زمینداروں اور ایسے علاقوں کو فروخت کرتے ہیں جہاں مصنوعی نسل کشی کی سہولت موجود نہیں، اعلیٰ نسل کے چوزے مناسب سرکاری داموں پر فروخت کئے جاتے ہیں۔

اسکے علاوہ ان فارموں سے بیکار اور غیر ضروری جانوروں کو کھلی نیلامی کے ذریعہ فروخت کیا جاتا ہے جس کیلئے باقاعدہ طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔

مذکورہ فارمز میں تعینات ڈاکٹرز کی ضلع وائز تعداد نیچے درج ہے۔ علاوہ ازیں ان افسران کے کوئی خاص دورے نہیں ہوتے۔ البتہ کارکردگی رپورٹ پیش کرنے کیلئے ڈائریکٹر جنرل آفس پشاور ہر ماہ آتے رہتے ہیں۔

فارمز میں تعینات افسران کی لسٹ:

نمبر شمار	فارم / آفس	عہدہ	تعداد
1	کیٹل بریڈنگ اینڈ ڈیری فارم ہرپچند ضلع چارسدہ	ڈائریکٹر	ایک
2	کیٹل بریڈنگ اینڈ ڈیری فارم ہرپچند چارسدہ	ویٹرنری ڈاکٹر	دو
3	بفلو بریڈنگ اینڈ ڈیری فارم ضلع ڈیرہ اسماعیل خان	اسٹنٹ ڈائریکٹر	ایک
4	بفلو بریڈنگ اینڈ ڈیری فارم ضلع ڈیرہ اسماعیل خان	ویٹرنری ڈاکٹر	ایک
5	لائیو سٹاک ایکسپیریمنٹ اسٹیشن جابہ ضلع مانسہرہ	ڈائریکٹر	ایک
6	لائیو سٹاک ایکسپیریمنٹ اسٹیشن جابہ ضلع مانسہر	وول اینالسٹ	ایک

7	لائیوسٹاک ایکسپریمنٹ اسٹیشن جابہ ضلع مانسہر	ویٹرنری ڈاکٹر	دو
8	گورنمنٹ پولٹری فارم پشاور	ویٹرنری ڈاکٹر	ایک

Mr. Speaker: Any supplementary?

ملک قاسم خان خٹک: بس جی زہ مطمئن یم۔

Mr. Speaker: Thank you, thank you very much. Noor Sahar Bibi. Not present. Anwar Khan Sahib, Muhammad Anwar Khan Sahib, Question No. 899?

* 899 _ جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: کیاوزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دہشتگردی کی وجہ سے صوبہ سرحد کے عوام بالعموم اور بالخصوص ملاکنڈ ڈویژن کے عوام کی زرعی معیشت برباد ہوکر رہ گئی ہے اور کسانوں کی زندگی پر گہرے منفی اثرات پڑے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن کے عوام کو سبزیوں، پھلوں، چاول اور گندم وغیرہ سے بہت مالی فائدہ ہوتا تھا لیکن دہشتگردی کی وجہ سے عوام کا کروڑوں کا نقصان ہوا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن سے حاصل ہونے والی تقریباً نوے فیصد پیداوار ضائع ہو چکی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت ملاکنڈ ڈویژن کے کسانوں کو فوری ریلیف فراہم کرنے اور کسانوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کیلئے لانگ ٹرم پالیسی اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ دہشتگردی کی وجہ سے صوبہ سرحد کے عوام کی زرعی معیشت کو بالعموم اور ملاکنڈ ڈویژن کو بالخصوص بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے جس سے کسانوں کی زندگی پر گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن کے کسانوں کو سبزیوں، پھلوں، چاول اور گندم وغیرہ سے بہت مالی فائدہ ہوتا تھا لیکن دہشتگردی کی وجہ سے عوام کا کروڑوں کا نقصان ہوا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن سے حاصل ہونے والی کافی زیادہ پیداوار ضائع ہو چکی ہے۔

(د) (الف)تا(ج) کے جوابات اثبات میں ہیں۔ہاں، تفصیلاً عرض ہے کہ شارٹ ٹرم پروگرام کے تحت محکمہ زراعت (شعبہ توسیع) اور ضلعی حکومت ملاکنڈ ڈویژن نے متاثرہ زمینداروں کو درج ذیل سہولیات فراہم کی ہیں:

(1) پانچ سو پچانوے ٹن تخم گندم رعایتی نرخ پر متاثرہ زمینداروں کو فراہم کی گئی۔

(2) دو سو اکیس ایکڑ گندم کے نمائشی پلاٹس اور سیڈ ملٹیپلیکیشن پلاٹس (ایس ایم پی) فراہم کئے، جن کیلئے تخم، گندم اور کھاد مفت فراہم کی گئی۔

(3) مختلف اقسام سبزیات کے تین سو ساٹھ عدد ایک ایک کنال کے پلاٹس متاثرہ زمینداروں کیلئے لگائے گئے، جن کیلئے بھی بیج اور کھاد وغیرہ مفت فراہم کی گئیں۔

(4) محکمہ زراعت (شعبہ توسیع) ملاکنڈ نے ماڈل ارچرڈز کے قیام کیلئے علاقے میں سیب، آڑو، اخروٹ اور خوبانی وغیرہ کے پودے مفت تقسیم کئے۔ لانگ ٹرم / طویل المیعاد پروگرام کے تحت وفاقی حکومت کی طرف سے سوات ترقیاتی پیکج کیلئے تقریباً چار سو ملین روپے منظور ہو چکے ہیں جس سے متاثرہ فارم سروسز سنٹر زمٹہ، کبل اور خوازہ خیلہ کی بحالی اور خریف 2010 میں کھادوں کی دستیابی شامل ہے، میں مدد ملے گی جبکہ ملاکنڈ ڈویژن کے دیگر اضلاع اس قسم کے پیکج کے منتظر ہیں۔ علاوہ ازیں محکمہ زراعت (شعبہ توسیع) نے سارے ملاکنڈ ڈویژن کے کسانوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کیلئے دو ہزار ملین روپے کا ایک جامع منصوبہ، جس میں کوالٹی تخم، کیمیاوی کھادیں اور پھلدار پودوں کی مفت تقسیم شامل ہے، تیار کی ہے اور پی ڈی ایم اے کو بھیجا گیا ہے لیکن تاحال اس کی منظوری نہیں ہوئی ہے۔

مزید براں کئی غیر سرکاری ادارے (این جی اوز) محکمہ کے ساتھ مل کر متاثرہ اضلاع میں کام کر رہی ہیں جو کہ متاثرہ زمینداران علاقے کی زراعت میں مدد کر رہی ہیں تاکہ ان کی بدحالی درست کی جا سکے۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر، مطمئن یم جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ مفتی سید جانان صاحب، سوال نمبر جی؟

مفتی سید جانان: سوال نمبر 919۔

جناب سپیکر: جی۔

* 919 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2008 اور 2009 میں ضلع ہنگو کو گندم کا بیج اور یوریا کھاد کا کوٹہ دیا گیا ہے;
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:
(i) سال 2008 اور 2009 کے دوران ضلع ہنگو کو گندم کا بیج اور کھاد کا کتنا کوٹہ دیا گیا ہے;
(ii) کن کن کسانوں / ڈیلروں کو کس شرح پر دیا گیا، ان کے نام بمعہ مکمل ریکارڈ فراہم کی جائے؟

<u>ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت)</u>: (الف) گو کہ محکمہ زراعت (شعبہ توسیع) تخم گندم کا انتظام کرتا ہے لیکن یوریا کھاد فراہم نہیں کرتا، اس کی وجہ یہ ہے کہ کھاد پرائیویٹ سیکٹر اپنے ڈیلروں کی وساطت سے زمینداروں کو فراہم کرتا ہے تاہم صوبہ سرحد میں گندم کی پیداوار میں اضافہ کرنے اور زمینداروں کی سہولت کیلئے ان کے ڈیمانڈ کے مطابق فارم سروسز سنٹر پر بھی مقرر کردہ قیمتوں پر گندم کا بیج بمعہ یوریا کھاد کی فراہمی کا بندوبست کر لیتا ہے۔

(ب) (i) اس سلسلے میں 2008 اور 2009 میں ضلع ہنگو میں زمینداروں کے ڈیمانڈ پر فارم سروسز سنٹر پر تخم گندم اور یوریا کھاد کی فراہمی کا بندوبست کیا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اشیاء	تقسیم کردہ مقدار (بوریوں میں)		مقررہ قیمت (روپوں میں)	
		2008	2009	2008	2009
01	مصدقہ تخم گندم (پچاس کلوگرام بوری)	1010	890	1750	1700
02	یوریا کھاد (پچاس کلوگرام بوری)	---	600	---	670

(ii) ہر ضرورت مند زمیندار کو یہ سہولت حاصل ہے اور ہر ایک کو پہلے آیئے اور پہلے پایئے کی بنیاد پر سیزن شروع ہونے پر گندم کا مصدقہ تخم دیا جاتا ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary?

<u>مفتی سید جانان</u>: مطمئن یم جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you ji. Again Mufti Syed Janan Sahib.

* 917 _ <u>مفتی سید جانان</u>: کیا وزیر سوشل ویلفیئر از راہ کرم ارشاد فرمائیں گی کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر معذور افراد کو سائیکلیں فراہم کرتا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع ہنگو میں کن کن معذور افراد کو سائیکلیں فراہم کی گئی ہیں، ان کے نام بمعہ پتہ تفصیل اور یہ سائیکلیں کس کے ذریعے تقسیم کی گئی ہیں، اگر صوبائی حکومت نے تقسیم کی ہیں تو علاقے کے ایم پی اے کو اعتماد میں کیوں نہیں لیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ ستارہ ایاز (وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): (الف) جی ہاں، محکمہ سماجی بہبود صوبہ خیبر پختونخوا معذور افراد کو مروجہ قانون کے تحت ٹرائی سائیکلیں فراہم کرتا ہے۔

(ب) ابھی تک ضلع ہنگو میں کسی معذور کو ٹرائی سائیکل نہیں دی گئی ہے کیونکہ متعلقہ ضلع سے کوئی درخواست فارم موصول نہیں ہوا۔

مفتی سید جانان: دا خو جي هغه کوئسچن دے چه تاسو د غلط بیانئ په وجه باندے په هغه بل اجلاس کښے پینډنګ پریښودلو خو دا خو جي هم هغه یعنی زوړ امام او زړے تراویح، هم هغه خبره جي بیا راغلے ده او منسترے صاحبے ما ته پخپله دلته کښے وئیلی وو چه مفتی صاحب! د دے غلط بیانئ نه کار اغستے شوے دے او زه معذرت خواه یم او دا به صحیح، هغه سوال اوس هغه شان بیا راغلے دے۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): دا کوم یو سوال دے، د دوئ درے سواله دي جي۔

جناب سپیکر: 917، دا چه د بلے محکمے دغه تاسو کوئ کنه نو لږ دا ډیپارټمنټ-----

وزیر قانون: نه، کوم یو جي؟ خو تاسو سوال نمبر ورسره اونه وئیل، د هغے د لاسه لږ کنفیوژن جوړ شو۔ دا سے دے جي چه بالکل دا مونږ منو، د دوئ په ډسټرکټ کښے ټرائی سائیکلز نه دي دغه شوي بلکه دا سحر، اوس سیکرټری صاحب ته هم ما اووئیل نو اوس خو د هغوی دا Plea ده چه یره مونږ ته د هغه ځائے نه چه کوم د دوئ یو Proper طریقه کار دے، هغه Application وي او هغه هسپتال نه چه کوم معذوران لاړ شي، هسپتال کښے خپل چیک اپ اوکړي او هغوی ورله سرټیفیکیټ ورکړي بیا ډسټرکټ آفیسر چه کوم وي، هغه دلته سیکرټری صاحب ته خپل دغه رااولیږي، Requirements نو دا نه وو شوي، خو اوس سرکال شوي دي نو دوئ ته به انشاء اللہ ملاؤ شي، دا زه ایشورنس ورکوم، Otherwise دوئ سره به بریک کښے زه کیښنم او ستاسو چه څه-----

جناب سپیکر: تھیک شوہ جی۔ سیکرٹری صاحب، تھینک یو۔

مفتی سید جانان: سپیکرصاحب! خبرہ کوم۔ دوئ ما تہ وائی چہ کیونکہ متعلقہ ضلع کا کوئی درخواست فارم موصول نہیں ہوا ہے" زہ جی دا دعویٰ سرہ وایم چہ دغے محکمے تہ بہ د شلو نہ ڈیر درخواستونہ ورکڑی وی۔ زما پہ دغہ خبرے باندے بل ځل ھم دا خبرہ وہ او دے ځل ئے ھم دا خبرہ دہ۔ منسٹر صاحب پرے بل ځل خبرے نہ وے کڑے نو ځکہ ئے دا سوال پینڈنگ پریښودلے وو۔

وزیر قانون: زڑہ خبرہ کومہ جی، دا سوال ڈیر مخکښے تاسو کڑے وو، اوس Latest ستاسو راغلی دی، More than one hundred راغلی دی، ستاسو ڈسٹرکټ تہ اوس خو مخکښے ھغہ وخت کښے چہ څہ ټائم تاسو سوال کڑے وو ھغہ وخت کښے نہ وو راغلی، اوس چہ ستاسو څہ Requirements دی، ما دوئ تہ وئیلے دی، دوئ تاسو سرہ کښینی او چہ څہ دوئ سرہ Stock available وی انشاءاللہ تاسو بہ Satisfy کڑی۔

جناب سپیکر: سیکرٹری سوشل ویلفیئر وروستو بہ دے آنریبل ممبرصاحب سرہ کښینی او څہ غلط بیانی دہ کڑے وی نو دا سیکرٹریټ تاسو لږ چیک کڑئ، دا سوال زوړ دےاو بیا ھم ھغہ لس میاشتے ئے پرے اغستے دی۔ دوئ تہ بار بار انسٹرکشنز ورکیږی چہ رولز کښے لس ورځے دی۔ د لسو پہ ځائے مونږ پرون پینځلس کڑے خو د Fifteen days نہ وروستو ھغہ کوئسچن بہ نہ Entertain کیږی بلکہ د ھغہ سیکرٹری خلاف بہ نورہ کارروائی کیږی، دا پریکٹس ختمول پکار دی۔ جناب خوشدل خان، آنریبل ڈپٹی سپیکرصاحب، سوال نمبر جی؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): ڈیرہ مھربانی جی۔ کوئسچن نمبر 918۔

جناب سپیکر: جی۔

* 918 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ وزارت سماجی بہبود کے زیر نگرانی مختلف پراجیکٹس کام کر رہے ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہر پراجیکٹ ایک سربراہ کے زیر نگرانی کام کر رہا ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان پراجیکٹس میں وقتاً فوقتاً بھرتیاں ہوتی رہتی ہیں;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) کون کونسے اور کتنے پراجیکٹس وزرات کے تحت کام کر رہے ہیں;

(ii) کونسے رولز اور طریقہ کار کے تحت پراجیکٹ کے سربراہ کا چناؤ ہوتا ہے;

(iii) تمام پراجیکٹس میں اب تک کتنی بھرتیاں کی گئی ہیں;

(iv) کن کن پوسٹوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں اور یہ بھرتیاں کس کی صوابدید پر کی گئی ہیں، تمام بھرتی شدہ پوسٹوں کی گریڈ وائز مکمل تفصیل بمع اخباری اشتہار فراہم کی جائے؟

<u>محترمہ ستارہ ایاز (وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں)</u>: (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) ہاں، درست ہے۔ نیا پراجیکٹ منظور ہوتے ہی اس پر عملدرآمد کیلئے ضروری عملہ بھرتی کیا جاتا ہے۔

(د) (i) انیس پراجیکٹس وزرات سماجی بہبود کے تحت کام کر رہے ہیں۔ (تفصیل فراہم کی گئی)

(ii) پہلے پراجیکٹس کے سربراہ کا چناؤ محکمانہ چناؤ کمیٹی کنٹریکٹ پالیسی کے تحت ہوا کرتا تھا لیکن اب ان پراجیکٹس میں بھرتی (Policy Governing Appointment Against Project Posts) کے تحت ہوتی ہے۔ (تفصیل فراہم کی گئی)۔

(iii) تمام پراجیکٹس میں اب تک کل دو سو انتالیس بھرتیاں کی گئی ہیں۔

(iv) جن پوسٹوں پر اب تک بھرتیاں کی گئی ہیں، ان پوسٹوں کی تفصیل، میرٹ لسٹ، اشتہار اور سلیکشن کمیٹی کی سفارشات لف ہیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary, ji?

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر)</u>: یس۔ سپیکر صاحب، تاسو اوگورئ دا دوئ چہ کوم جواب لیکلے دے-----

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر! اس سوال کا جو آخری حصہ ہے، اس میں آپ دیکھ لیں کہ کن کن پوسٹوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں اور یہ بھرتیاں کس کی صوابدید پر کی گئی ہیں؟ یہ تو اس کا کوسچن ہے۔ جواب

ہے کہ جن پوسٹوں پر اب تک بھرتیاں کی گئی ہیں ان پوسٹوں کی تفصیل میرٹ لسٹ اشتہار اور سلیکشن کمیٹی کے سفارشات لف ہیں، ہمارے ساتھ تو لف نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ ایک ایک کو نسچین کا یہ (کاغذات دکھاتے ہوئے) یہ جواب آیا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، بات یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو ایک کوئسچین پر پچاس ہزار روپے کا وہ خرچہ۔۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: لیکن جناب سپیکر، پھر یہ نہ کہیں ناجی، اگر لف ہے تو ہم دیکھیں گے کہ اس میں کیا وہ غلطی ہو گئی ہے؟ اگر آپ اس لحاظ سے پھر اسکے کسی کا Answer نہیں کر رہے ہیں تو پھر نہ لکھیں۔ پھر صرف آنریبل ممبر جس نے کوئسچین کیا ہے، اس کو کریں پھر ہمارے لئے تو نہ کریں نا کہ لف ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ کدھر لف ہے؟

جناب سپیکر: (سیکرٹری اسمبلی سے) دا ڈیپارٹمنٹ را لیږی؟ یہ ڈیپارٹمنٹ کو خصوصی انسٹرکشنز دی جاتی ہیں کہ جن کے ساتھ لف نہیں ہوتا اور ممبرز حضرات کیلئے، وہ تو آپ Special permission لے کے، چونکہ سرکار کے پیسے بڑے قیمتی، خزانے سے پیسہ اس پر خرچ ہوتا ہے تو اتنے دو سو Pages پر سب ہاؤس کیلئے بہت زیادہ خرچہ آتا ہے تو میری گزارش آپ سے اب یہ ہو گی کہ بڑا غریب صوبہ ہے، بڑے غریب ہمارے وہ ہیں تو National exchequer پر، ہمارے Provincial exchequer پر بہت بوجھ بنتا ہے۔ تو یہ آئندہ خیال رکھیں کہ یہ جو ٹائپنگ ہوتی ہے اس میں، اور ممبران صاحبان کو یہ ذرا Explain کیا کریں۔ جی آنریبل ڈپٹی سپیکر صاحب، وہ پہلے اس کو۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر صاحب! اس نے جواب میں لکھا ہے، میں نے یہ پوچھا ہے کونسے رولز اور طریقہ کار کے تحت پراجیکٹ کے سربراہ کا چناؤ ہوتا ہے؟ جواب میں لکھا ہے کہ پہلے پراجیکٹ کے سربراہ کا چناؤ محکمانہ چناؤ کمیٹی کنٹریکٹ پالیسی کے تحت ہوا کرتا تھا لیکن اب ان پراجیکٹس میں بھرتی (Policy Governing Appointment Against Project Posts) کے تحت ہوتی ہے۔ اب جتنی اپوائنٹمنٹس انہوں نے کی ہیں That are all made in . I would like to draw your attention to the violation of this policy the advertisement، آپ ذرا یہ ایڈورٹائزمنٹ رولز ملاحظہ فرمائیں، پھر میں پالیسی پر آؤنگا۔ یہ ایڈورٹائزمنٹ ہے، Page وغیرہ تو یہاں پر انہوں نے کوئی نہیں لکھا ہے البتہ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا Page number څه دے جی؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دا Page number خو د دے نشته دے خو 206 او گورئ تاسو۔ هسے د وئ 206 Page......

جناب سپیکر: دا د ومره غټه پلنده ده جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اس میں جناب انہوں نے جو ایڈورٹائزمنٹ کیا ہے، Chief Social Protection/ Planning Officer (BS-18), Monitoring Officer (BS-17), Office Assistance (BS-11), Key Punch Operator (BS-10), Driver and Naib Qasid، میں صرف آپ کو ایک مثال پیش کر رہا ہوں، یہ Protection Planning Officer کی اپوائنٹمنٹ کے ساتھ جو انہوں نے Recommendations بھیجی ہیں اور جو انہوں نے سلیکشن کمیٹی بنائی ہے، جو پراجیکٹ کمیٹی وہ رولز بنا تو نہیں، انہوں نے یہاں پر سیکرٹری زکوۃ وعشر لگایا مسٹر شاہ صاحب کو، اب میں آتا ہوں پالیسی پر، یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اس پالیسی کے مطابق یہ اپوائنٹمنٹس کی ہیں تو Whether they are correct in their own answer or wrong?

جناب سپیکر: دا که داسے اوکړو جی، کمیټئ ته به ئے اولیږو هلته به ئے Sort out کړئ کنه۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اؤ کمیټئ ته ئے اولیږئ، زما هم دا ریکویسټ دے چه کمیټئ ته ئے اولیږئ ځکه چه دا Thrash out شي۔ دیکښے ډیر Illegalities دی۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب! تاسو Agree کیږئ ډپټی سپیکر صاحب سره که کمیټئ ته ئے اولیږو؟ هاں جی، آنریبل لاء منسټر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): سر، دوئ د پوائنټ آؤټ کړی، څه داسے دیکښے څه Illegality شوے ده؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: زه درته بنایمه کنه، ماتاسو ته اووئیل چه تاسو دا اشتهار اوگورئ، تاسو دا اشتهار۔

جناب سپیکر: ما پکښے رااونه ویستو نو دوئ به ئے څه رااوباسی، دا د ومره غټه پلنده ده چه......

<u>Mr. Khusdil Khan Advocate:</u> The post of Chief Social Protection was advertised according to the policy on the subject. There will be a Provincial Project Selection Committee and a Departmental Project Selection Committee for recommending, (1) Provincial-----

<u>وزیر قانون:</u> Deputation of civil servants دے، یہ Deputation ہے جی۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر):</u> یہ ڈیپوٹیشن کی بات نہیں ہے یار، ایک منٹ۔ There will be a Provincial Prject Selection Committee and a Departmental Selection، اسکے مطابق دو ہوتے ہیں، ایک Provincial Project Selection Committee ہوتی ہے اور دوسری Departmental Project Selection Committee ہوتی ہے۔ اب انکے فنکشنز کیا ہیں؟ Provincial Project Selection Committee for (BPS-17) and above، جو Provincial Selection Committee ہے، وہ 17 سے Above اپوائنٹمنٹس کر سکتی ہے، سلیکشن کر سکتی ہے، ڈیپوٹیشن پر لے سکتی ہے۔ اب یہاں پر جو میرا کوئسچن ہے، وہ یہ ہے کہ یہاں انہوں نے کہا Protection Planning Officer، تو ان کے یہاں پر ممبران جو ہیں وہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہے، اس کا چیئرمین Provincial Project Selection Committee کا، ایک اس کا ہے ایڈیشنل چیف سیکرٹری، سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ، سیکرٹری فنانس، سیکرٹری پی اینڈ ڈی، Secretary of th concerned department۔ اب یہاں پر جو انہوں نے سلیکشن کمیٹی بنائی ہے، اس میں کوئی بھی وہ نہیں ہے، اس میں ہے سیکرٹری زکواۃ، ایڈیشنل سیکرٹری، ایڈیشنل سیکرٹری II، Chief Social Protection Officer۔ اسی طرح یہ سترہ میں جو دوسری پوسٹ ہے، اس کو ایڈورٹائز کیا ہے مانیٹرنگ آفیسر، 17، It is also 17 and above تو اب
It is a clearly illegality and these appointments are invalid because the Committee which recommended these persons is incompetent and in violation of rules because according the policy on the subject the Project Committee will be presided by the Additional Chief Secretary, by the Secretary Establishment, by the Secretary of Finance etc.

یہ ایک ہو گیا سر، اب آتے ہیں دوسری کو، اب جناب یہاں پر یہ ڈیلی 'ڈان' میں ایک اور ایڈورٹائزمنٹ آیا ہوا ہے۔ یہ ایڈورٹائزمنٹ جو ہے، اسکے نیچے 21/9/2008 ہے اور اسکی جو انہوں نے میرٹ لسٹ بنائی ہے جناب، اس پر تاریخ کیا ہے؟ 20/11/2007 کو یہ ایڈورٹائزمنٹ کر رہے ہیں، 21/9/2008 کی

میرٹ لسٹ یہ پیش کر رہے ہیں، اس اسمبلی کو جو پاس ہے 20/11/2007 کی ایڈورٹائزمنٹ، 2008 کا ہے، یہاں پر یہ لگا رہے ہیں 2007-----

جناب سپیکر: 2007 کا جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب سے سن لیں جی کہ وہ-----

وزیر قانون: اس طرح ہے جی کہ ڈپٹی سپیکر ہمارے معزز ہیں، ٹریژری بنچز کے ممبر ہیں۔ ان کا ایک Regard ہے اپنا، Otherwise وہ یہ دو Sentences پڑھ لیتے ہیں پھر تیسرا، چوتھا وہ Ignore کر کے نیچے کسی اور جگہ کود جاتے ہیں، This is wrong، غلط طریقے سے یہ Presentation دے رہے ہیں لیکن ہمیں-----

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: آپ پڑھ لیں، پلیز آپ پڑھ لیں، آپ پڑھ لیں نا۔ آپ پڑھیں۔

وزیر قانون: ہمیں اعتراض نہیں اگر یہ کمیٹی کو جاتا ہے تو چلا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee.

جناب محمد جاوید عباسی: سپیکر صاحب، اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے جو کہ-----

جناب سپیکر: اچھا (قہقہہ) -----

جناب محمد جاوید عباسی: یہ جناب، اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے تاکہ جو Allegations ہوں وہ وہاں پر Thrash out ہو جائیں۔

جناب سپیکر: یہ اسمیں آپ Special pleader بن جائینگے اس کے نا۔ جی، مفتی سید جانان صاحب! مفتی صاحب، تاسو خبره بنه گرمه کړے ده، دومره سوالونه، نن خوټول هاؤس ستاسو دے۔

مفتی سید جانان: مهربانی جی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 994۔

مفتی سید جانان: او جی، او۔

جناب سپیکر: جی۔

* 994 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر سوشل ویلفیئر ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ شہروں، بازاروں اور شاہراہوں پر مختلف قسم کے لوگ بھیک مانگتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) حکومت مذکورہ افراد کی بحالی کیلئے ان کی مالی مدد کرتی ہے یا نہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) گداگری کے خاتمے کیلئے حکومت کس قسم کے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز ان کے خلاف کیا اقدامات اٹھائے جا چکے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

محترمہ ستارہ ایاز (وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) صوبائی حکومت مذکورہ افراد کی کوئی مالی مدد نہیں کرتی بلکہ صوبے میں موجود مختلف ادارے اس طرح سے ان کی تربیت کا بندوبست کرتے ہیں کہ وہ کوئی باعزت روزگار شروع کر سکیں اور معاشرے کے مفید شہری بن سکیں۔

(ii) صوبائی حکومت محدود وسائل کے باوجود اس لعنت سے چھٹکارا پانے کیلئے حتی المقدور کوشش کر رہی ہے، فی الحال گداگری سے نمٹنے کیلئے محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین صوبہ سرحد کے زیر نگرانی مندرجہ ذیل ادارے اپنی استعداد کے مطابق سرگرم عمل ہیں:

نمبر شمار	نام ادارہ	استعداد
01	دارالکفالہ برائے گداگر پشاور	200 سالانہ
02	دارالکفالہ برائے گداگر سوات	100 سالانہ
03	دارالکفالہ برائے گداگر مردان	100 سالانہ

ان اداروں میں گداگروں کو مفت کھانا پینا، رہنے کی سہولت اور مفت طبی امداد کے علاوہ درزی، ترکھان، بجلی کے کام اور کرسیاں وغیرہ بننے کے کام کی تربیت دی جاتی ہے تاکہ وہ کوئی باعزت روزگار شروع کر سکیں اور معاشرے کے مفید شہری بن سکیں۔ اس کے علاوہ پشاور، ایبٹ آباد، مردان، سوات، ہری پور اور ڈی آئی خان میں خواتین کیلئے مخصوص اداروں یعنی دارالامان اور ویمن کرائسز سنٹر پشاور میں خواتین گداگروں کو رکھنے کی گنجائش ہے۔ اس کے علاوہ غیر سرکاری تنظیمیں جو کہ محکمہ ہذا کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں، بھی اس سلسلے میں قابل قدر خدمات انجام دے رہی ہیں اور گداگری کی حوصلہ شکنی کیلئے

حکومت مخیر حضرات اور مقامی پریس کے تعاون سے ایک مربوط مہم چلا رہی ہے جس کے تحت مثبت نتائج محسوس کئے گئے ہیں۔
مندرجہ بالا تفصیل سے ثابت ہوتا ہے کہ موجودہ حکومت گداگری کے منفی اثرات سے پوری طرح آگاہ ہے اوراس سے نمٹنے کیلئے ٹھوس اقدامات کر رہی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مفتی سید جانان: ډیکښے زما دا سپلیمنټری دے کنه چه دوئ ما ته دے اخری جز کښے جی لیکلی دی چه"دارالکفالہ برائے گداگر پشاور، دارالکفالہ برائے گداگر سوات، دارالکفالہ برائے گداگر مردان"، ما مخکښے هم دا سوال کړے وو جی، اوس هم جی دا کوم چه دا درے ضلعے دی، د دوئ د پاره دا درے ډویژنے ولے مختص شوی دی؟ آیا داغریبان خلق، داسوال ګری خلق، دا سوال ګری بچی او زنانه صرف دغه درے ضلعو کښے دی، نورو ځایونو کښے نشته؟ یو مے دا سوال دے جی او دویم دوئ لیکی"ان اداروں میں گداگروں کو مفت کھانا پینا، رہنے کی سہولت اور مفت طبی امداد کے علاوہ درزی، ترکھان، بجلی کا کام اور کرسیاں وغیرہ بننے کے کام کی تربیت دی جاتی ہے"، زه دا تپوس کوم جی چه څومره ترکهانان دوئ نه اوسه پورے وتلی دی، څومره درزیان جوړ شوی دی، بجلئ کار والا او د کرسیانو والا څومره کسان دغه شوی دی؟ او اخری کښے جی دوئ لیکی: پریس کے تعاون سے ایک مربوط مہم چلائی جارہی ہے جس کے مثبت نتائج محسوس کئے گئے ہیں، زه جی دا تپوس کوم چه څه نتائج د دوئ محسوس شوی دی؟ دا خو اوس مونږ دغه ځائے باندے راتلو، د دنیا زنانه دلته ولاړے دی، سوالونه کوی، د دنیا بچی دلته ولاړ دی سوالونه کوی، څه نتیجه مطلب دے حکومت محسوسه کړے ده، مونږ ته د دا نتیجه اوښائی۔

جناب سپیکر: جی گورنمنٹ کی طرف سے، جی واجد علی خان صاحب،Good۔ جی واجد علی خان صاحب۔

مفتی سید جانان: زما دیکښے یو ضمنی سوال دا دے چه دوئ کوم دا لسټ ورکړے دے د دغے دارلکفالو، د دے مطلب دا دے چه په دے ملک کښے ګداګر موجود دی، زمونږ په دے صوبه کښے۔ دوئ دا دارلکفاله سوات چه ده هغه ئے ختمه کړه نو مطلب دا دے چه په سوات کښے دا ګداګر ختم شو؟

جناب سپیکر: جی دا۔۔۔۔

میاں افتخار حسین(وزیراطلاعات): دے مطمئن شو او که نه؟

جناب سپیکر: آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: داسے ده جی چه دے مفتی صاحب کوم سوال کړے دے ، بالکل زه خو داوایم چه صرف پیښور یا سوات یا دا ځایونه دی، ټول صوبه کښے ، ټول ملک کښے داپرابلم شته خو د گورنمنټ یو خپله مخصوص Capacity ده، یو کوشش زمونږ دا وی، دا چونکه Offence دے، Criminal offence دا Begging، Professional begging نو دا ډیپارټمنټ والا دا خلق،د دے خپل ډائریکټریټ دا خلق اونیسی، بیا ئے ترځو پورے ، چونکه دا Bailable Offence دے نو د هغوی بیا زر Bail هم کیږی نو ترڅو پورے چهBail ئے نه وی شوے نو تر هغے پورے دوئ دارالکفاله کښے داخلق ساتی۔ هغوی له روټئ، داسے فری ټریننگ کوشش کیږی۔ مزید معلومات چه کوم دوئ اوغوښتل چه یره څومره خلقو ته ټریننگ ورکړے شوے دے هغه به ډیپارټمنټ سره کښینو او چه څه د دوئ دغه پکار وی، هغه به ورله ورکړو خو بهرحال هغه لاء زمونږ داسے ده چه چونکه Bailable Offence دے نو دا خلق زر زر دغه اوکړی او لاړشی او بیا شروع کړی، بیا ئے اونیسی، لکه دایو۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا څوک، پولیس ئے نیسی که نه څه خاص سټاف دے د دے د پاره؟

وزیر قانون: نه د دے ډیپارټمنټ والا په سرپرستئ کښے بیا پولیس ئے نیسی جی خولکه ډیپارټمنټ هم وی اوپولیس هم وی نودوئ په یو ځائے ، دا پاور د دوئ سره شته، دوئ دا اونیسی را ئے ولی دارالکفالے ته نو بعضے وخت درے درے میاشتے هم وی، بعضے وخت دوه میاشتے وی، بعضے وخت میاشت وی، بعضے وخت Even زر د دوئ Bail اوشی نو ځکه دا شے سر ته رسی نه چه یره، باقی چائلډ پروټیکشن لاء، خو دے اسمبلئ نه تاسو چونکه دا یو Specific سوال هم کړے دے ، د هغے حوالے سره دے اسمبلئ خو چائلډ پروټیکشن ایکټ پاس کړے دے ، د هغے لاندے به نور خصوصی د ماشومانو د پاره او خصوصاً بیا

د ےChild beggerد پاره بیل ډائریکټریټس دی، بیل د هغوی انسټی ټیوشنز به جوړیږی۔

جناب سپیکر: دا د ے چائلډ پروټیکشن ایکټ کښے دغه دی؟

وزیر قانون: اؤ اؤ، بالکل جی، دا پکښے شته۔

جناب سپیکر: او دا پرون دا سی ایم صاحب چه دغه اوکړو، هغه بیله محکمه ده او دا بیله ده؟

وزیر قانون: هغه جی داسے وی چه هغه کیش ګرانټ ورکوی۔ دا تیر شوی حکومت دا یو ښه اقدام اغستے وو نو هغه مونږ Continue کړے دے۔ هغه کیش ګرانټ چه هغه بیمار وی، کینسر یا نور داسے هیپټائټس بیماری نوهغوی ته باقی سکو لونو کښے ښه ډیرغریبانان داسے چه د چا موراو پلار نه وی یا پلار ئے نه وی هغوی دپاره کیش ګرانټس، نوهغه شے دے دا پرونے والا۔

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب۔ میاں افتخارصاحب پکښے څه نور معلومات جوړے راوړل۔

وزیر اطلاعات: داجانان صاحب ډیر خوږ سړے دے نو ما وئیل چه لږے خوږے خبرے ورته سړے اوکړی نو ښه به وی کنه جی۔ اؤ وائی: دنیا به هر څه هر څه وائی، جانانه مه دا چا منه او نه به ئے منمه۔ (قہقہے) سپیکرصاحب د ټولو نه اوله بنیادی خبره دا ده چه آیا دا ګداګری ختمیدے شی، مونږ د کومے معاشرے خلق یو؟ دا اقدامات حکومت پوره کړی دی او بیا به هم کوی خو دا تصور کول چه ګداګری به ختمیږی، دا هله ختمیدے شی چه زمونږ په معاشره کښے خو معاشی انصاف وی، دا خو معاشرتی مرض دے ،دا خو داسے نه ده چه ګنی خلق به وائی چه حکومت به ئے ختموی، نو دا به ختم شی چه دے ټول قوم له تیاره روټۍ ورکوے۔وائی یو ملنګ وو نو هغه بادشاه شو نو چا تپوس اوکړو چه دا څنګه نو هغه باز ئے په سر کښیناستو نو هغه بادشاه شو نو اخره کښے بادشاه تنګ شو په بادشاهئ کښے او بهر ته اووتو، خیر به ئے غوښتو، قوم راغونډ شو وئیل ئے چه بادشاه په شرمونو اوشرمولو، بادشاه دے او خیر غواړی نو هغوی ورله په محل

کبنے یو څو کورونه جوړ کړل، هغه به وئیل چه زه د عادت نه مجبوره یم یا رانه بادشاهی واخلئ او یا مے خیر ته پریږدئ، دا داسے مرض دے۔ د مرضونو خپل علاج وی، زمونږ Moral دغه باندے چه کوم دے، زمونږ د ننه ځایونه خالی دی خالی، هیڅ یو سړے په ایمانداری نه خیر ورکوی نه زکواة ورکوی۔ دا معاشرتی مرض حکومت په دے طریقه نه شی کنټرول کولے، مونږ د دے د پاره مهم هم چلوؤ، د ټی وی په ذریعه هم د دے مهم چلیږی، د اخبار په ذریعه هم مهم چلیږی، څومره چه زمونږ د طرف نه اقدامات کیدے شی جانان صاحب! کوؤ به ئے خو ستا او زما دا معاشرتی ډیوټی ده چه مونږ دے خلقو ته اپیل اوکړو چه خدائے ته اوګورئ د مرض په بنیاد مه چا له پیسے ورکوئ او د مرض په بنیاد چه څوک غواړی مه ئے ورته پریږدئ، دا هغه خلقو له چه کوم ستاسو په خوا کبنے دی، کوم په رښتیا غریبانان دی، تاسو ئے پیژنئ د هغے خلقو خیال اوساتئ۔ چه خانان خپل خوا کبنے د غریبانانو خیال اوساتی، څوک به خیر نه غواړی، لهذا په دے خبره باندے جانان صاحب به مطمئن وی چه دا معاشرتی مرض به په شریکه اخوا کوؤ او حکومتی اقداماتو کبنے به څه کمے نه راځی۔

Mr. Speaker: Thank you ji. Again Mufti Syed Janan Sahib, Question No. 996.

* 996 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر سوشل ویلفیئر ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے مختلف شاہراہوں اور بازاروں میں کم عمر بچے اور بچیاں بھیک مانگتے ہیں، ان کے مستقبل کے بارے میں حکومت نے کوئی منصوبہ بندی کی ہے؛

(ب) (i) آیا ان کم عمر بچوں اور بچیوں کا اس طرح گداگری سے معاشرے پر برا اثر نہیں پڑے گا؛

(ii) مذکورہ بچوں اور بچیوں کی تعلیم کے بارے میں حکومت نے کوئی اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

محترمہ ستارہ ایاز (وزیر برائے سماجی بہبود و ترقی نسواں): (الف) اس میں کوئی شک نہیں کہ گداگری کی لعنت تیزی سے پھیل رہی ہے اور اس گھناؤنے کاروبار کیلئے بچوں اور بچیوں کو بھی استعمال کرنے سے دریغ نہیں کیا جاتا، لہذا صوبائی حکومت نے اس معاملے کی حساس نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہنگامی بنیادوں پر اپنے محدود وسائل کے باوجود ضلع پشاور میں ایک ادارہ برائے گداگر بچے قائم کیا جس میں ان گداگر بچوں کو مفت کپڑے، خوراک اور ہاسٹل کی سہولیات بہم پہنچائی جاتی ہیں اور دینی تعلیم کے علاوہ

بچوں کو ٹیلرنگ اور الیکٹریشن یعنی بجلی کا کام بھی سکھایا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں اور مفید شہری بن سکیں۔ ادارے میں سالانہ اوسطاً 200 گداگر بچوں کو تعلیم اور تربیت دینے کی استعداد موجود ہے۔ اس طرح گداگر بچیوں کو پشاور میں موجود ویمن کرائسس سنٹر میں رکھا جاتا ہے جہاں پر ان کو تمام سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ اس ضمن میں مزید یہ عرض ہے کہ اس ادارے سے فارغ شدہ بچوں کی باقاعدہ مانیٹرنگ کی جاتی ہے تاکہ وہ دوبارہ اس گھناؤنے کاروبار میں نہ آسکیں۔ اس کے علاوہ گداگری کو روکنے کی ضمن میں ان گداگر بچوں کے والدین کو ادارے میں بلایا جاتا ہے اور ان کی Professional counseling کی جاتی ہے کہ بچے کو گداگری سے روکا جائے اور پڑھائی کی طرف راغب کیا جائے اور اگر کوئی ایسا مسئلہ ہو جسکی وجہ سے بھیک مانگنے پر مجبور ہوتا ہے تو ایسے مسئلے کا ازالہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ادارہ برائے گداگر بچے پشاور کو بطور ایک آزمائشی ادارہ شروع کیا گیا ہے اور اس کی کامیابی کے بعد دوسرے مرحلے میں صوبے کے بڑے شہروں اور تیسرے مرحلے میں صوبے کے تمام ضلعی ہیڈکوارٹرز میں اس طرز کے ادارے بنانے کا پروگرام ہے۔

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل ادارے ان غریب اور نادار بچوں کو مفت تعلیم اور تربیت بہم پہنچاتے ہیں جن کا مستقبل میں گداگر بننے کا قوی امکان موجود ہوتا ہے۔ اس طرح گداگری کے آگے بند باندنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

نمبر شمار	ادارے کا نام
01	ادارہ برائے محروم بچے پشاور
02	ادارہ برائے محروم بچے کوہاٹ
03	ادارہ برائے محروم بچے بنوں
04	ادارہ برائے محروم بچے ڈی آئی خان
05	ادارہ برائے محروم بچے ایبٹ آباد
06	ادارہ برائے محروم بچیاں نوشہرہ
07	ادارہ برائے محروم بچیاں بٹ خیلہ

مزید برآں نادار، یتیم اور گداگر بچوں کیلئے مخصوص مندرجہ ذیل اداروں کے قیام کا ابتدائی کام مکمل ہو چکا ہے اور یہ ادارے عنقریب کام شروع کر دینگے۔

1۔ چائلڈ پروٹیکشن بیورو پشاور (صوبائی سطح پر)

2۔ ہیلپ لائن فار چلڈرن پشاو، مردان اور صوابی (یونیسیف کے تعاون سے)

3۔ پروٹیکشن اینڈری ہیبلیٹیشن آف ولنربیل چلڈرن پشاور

اس سلسلے میں کم عمر بچے اور بچیوں کیلئے صوبائی حکومت Child Protection Bill لے کر آ رہی ہے۔ اس قانون کے ذریعے حکومت کو ان بچے، بچیوں کی حالت زار کو بہتر بنانے کیلئے ایک قانونی جواز میسر آ جائے گا، اس قانون کو لانے کی ضرورت اسلئے پیش آئی کیونکہ Child Protection Bill کی غیر موجودگی میں جب کسی بچے کو ان اداروں میں لایا جاتا ہے تو 24 گھنٹے کے اندر اس کی ضمانت ہو جاتی ہے اور بچہ ادارہ چھوڑ کر چلا جاتا ہے جبکہ Child Protection Bill کی شق (h)10 کے تحت بچے کو کم از کم چھ مہینے تک بچوں کے ادارے میں تحفظ فراہم کیا جاسکے گا اور وہاں اسے مختلف ہنر سکھا کر معاشرے کا ایک فعال اور مفید شہری بنایا جاسکے تاکہ وہ اس ہنر کی بنیاد پر کوئی روزگار حاصل کرے اور اسے مزید بھیک مانگنے کی نوبت نہ آئے۔

(ب) (i) جی ہاں، یہ درست ہے۔ تاہم یہاں یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ موجودہ حکومت اس لعنت پر مکمل طور پر نظر رکھی ہوئی ہے اور ہر وہ ممکن قدم اٹھایا جارہا ہے جس سے اس کے انسداد اور تدارک میں مدد ملے۔

(ii) گداگر بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کے بارے میں مفصل جواب جز (الف) میں موجود ہے۔

<u>مفتی سید جانان</u>: سپیکر صاحب، میاں صاحب ډیره صفا خبره اوکړله، دا کوم جواب چه دوئ ما ته راکړے دے، د دے نه زه بالکل مطمئن نه یمه خو میاں صاحب چه کومه خبره اوکړه چه دا یقینی او زما د سوال مطلب هم دا نه دے چه زه د دے د پاره سوال راوړم چه څوک ذلیله شی خو دا جی یو لعنت دے او بچی روازانه د سکولونو، د مدرسو، د جماعتونو په ځائے دے چوکونو کښے والاړ وی خیرونه غواړی، مباده داسے وخت رانۀ شی چه زمونږ د قوم ټول بچی په مستقبل کښے سوال ګری جوړ شی جی۔ دا جی هم هغه خبره ده خو دغه ځائے کښے لږ تفصیل راکړے دے او منسټر صاحب ته به زما دا درخواست وی چه چاته جواب ورکوی

لړه دا بله صفحه د ګوری، لږ تفصیل ئے ګورئ، بیا به صحیح معلومیږی۔ دلته جی پیښور کښے جوړه شوے ده اداره او بله بنوں کښے جوړه شوے ده، ایبټ آباد کښے د بچو د پاره جوړه شوے ده۔ کوهاټ کښے جی جوړه ده، ډی آئی خان کښے جوړه ده، نوشهره او دغه ټولو علاقو کښے جوړے دی خو که دے ارشد عبدالله صاحب دا یوه پاڼره اړولے وے نو بیا به ئے ما له ډیر تفصیلی جواب را کړے وو خو زه جی بس مطمئن یم۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ مفتی، محمد جاوید عباسی صاحب۔

<u>Mr. Muhammad Javed Abbas:</u> Thank you very much, Mr. Speaker.

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی آپ کو بھی میں مفتی کہہ رہا تھا لیکن بیچ میں میں اٹک گیا۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> یہ بس پڑوسی ہونے کا مجھے کوئی اعزاز تو ملے گا نا۔ جناب سپیکر، یہ کوئسچن نمبر ہے 1023۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی آنریبل عباسی صاحب! سوال نمبر جی؟

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> یہ 1023 ہے، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی۔

* 1023 _ <u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> کیا وزیر اعلیٰ صاحب از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دو سالوں کے دوران ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج اور سول ججز تعینات کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مختلف اضلاع میں ججوں کی پوسٹیں خالی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) ملاکنڈ ڈویژن میں قاضی کام کر رہے ہیں اور ججز بھی موجود ہیں؛

(ii) مختلف اضلاع میں ججوں کی جو پوسٹیں خالی ہیں، انہیں حکومت کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) جی ہاں۔

(ii) اس بارے میں ایڈمن کمیٹی ہائی کورٹ فیصلہ کرے گی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب محمد جاوید عباسی: جی سر۔جناب سپیکر، بڑی زیادتی یہ ہے کہ جواب تو انہوں نے کچھ نہیں، اس میں میرا لکھا جو سوال تھا اس کو بھی کاٹ دیا گیا ہے جناب سپیکر، Kindly اگر یہ سوال آپ ذرا خود پڑھیں اور پھر دیکھیں کہ انہوں نے آگے لکھا کیا ہے؟ مجھے تو یہ بڑی حیرانگی ہے کہ ہمارا جو سوال و جواب تھا، میں نے جو باتیں پوچھی ہیں تو جناب سپیکر، میں نے یہ پوچھا تھا آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دو سالوں کے دوران ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج اور سول ججز تعینات کئے گئے ہیں؟ (ب) میں تھا کہ آیا یہ درست ہے کہ مختلف اضلاع میں ججوں کی پوسٹیں خالی ہیں اور لکھا تھا کہ اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مجھے بتایا جائے کہ کہاں کہاں پر یہ ججوں کی پوسٹیں خالی ہیں، کتنے عرصے سے خالی ہیں اور جن کو اپوائنٹ کیا گیا ہے، ان کے نام اور تفصیل بتائیں، جناب سپیکر، یہ بات ہی کاٹ دی گئی ہے۔ پھر میرا دوسرا سوال اس کے آگے (ب) جز کا کہ کیا آپ نے ملاکنڈ ڈویژن کے اندر قاضی کورٹس قائم کئے تھے، اگر آپ نے قاضی کورٹس قائم کئے تھے تو وہاں جو ججز کام کر رہے تھے، ان کی کیا پوزیشن ہے؟ کیا اب یہ ارادہ بھی رکھتے ہیں کہ قاضی کورٹس کو آپ دوسروں اضلاع میں Extend کرنا چاہتے ہیں؟ جناب، تو اس کے جواب میں کوئی بات مجھے نہیں لکھی گئی، ابھی تک پتہ نہیں چلا لیکن اس کی ڈیٹیل کے بارے میں صرف اتنا آگیا کہ اس بارے میں ایڈمن کمیٹی ہائی کورٹ فیصلہ کرے گی۔ میری ان سے کوئی بات واضح نہیں ہوئی جو میں ان سے پوچھنا چاہ رہا تھا تو مجھے منسٹر صاحب بتائیں گے کہ، اس کا جواب آپ نے بھی جناب سپیکر، دیکھ لیا ہے کہ میں نے پوچھی کیا باتیں ہیں، میرے سوالات کیا تھے اور جواب سارا 'ہاں' میں لکھا ہے اور کوئی اس کی ڈیٹیل آگے نہیں بیان کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالستار خان: سپلیمنٹری، مختصر میں کرنا چاہتا ہوں سر۔

جناب سپیکر: جی عبدالستار خان صاحب۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو جناب سپیکر۔جناب سپیکر، اس میں اس سوال کے جز جو ہیں، یہ میرے ضلع سے بھی متعلق ہیں، چونکہ کوہستان بھی نظام عدل ریگولیشنز میں شامل تھا تو اس وقت جو قاضی تعینات ہو رہے ہیں، اس میں ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اس طرح ملاکنڈ میں قاضی صاحبان کی تعیناتی ہو رہی ہے تو نظام عدل ریگولیشنز کیلئے اس سے پہلے جتنا بھی پراسس ہوا ہے، جو بھی مومنٹ چلی ہے، اس میں کوہستان

شامل تھاتو اس میں آپ لوگوں کا کوئی پروگرام ہے کہ کوہستان کو بھی شامل کرتے ہیں یا نہیں کرتے؟ میرا مطلب ہے کہ یہ میرا سوال ہے۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Law, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مہربانی جی۔ ایسا ہے جی کہ یہ چونکہ ایڈمنسٹریٹیو ڈیپارٹمنٹ پہلے، ابھی سٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ہائی کورٹ سے Related جو Matters ہیں تو جواب تفصیلاً، Exact details چونکہ ہائی کورٹ کے پاس ہوتی ہیں ہمارے پاس نہیں ہوتیں لیکن پہلے اس میں اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ جو تھا ہمارے Provincial Rules of Business کے تحت، وہ اس کا ایڈمنسٹریٹیو ڈیپارٹمنٹ تھا، ابھی لاء ڈیپارٹمنٹ ہو گیا ہے، تو بہرحال ہم نے رابطہ ضرور کیا ہے، ہائی کورٹ کو لکھا ہوا ہے اور پھر اسمبلی کو بھی ہم نے ایک لیٹر لکھا ہے کہ مہربانی کر کے اس سوال کو تھوڑا سا Delay کریں تاکہ ہمیں جب جواب مل جائے گا تو پھر ہم وہ کر سکیں گے۔ بہرحال Generally میں اتنا بتادوں آپ کو کہ Exact تو ہم ڈیٹیلز آپ کو نہیں دے سکتے کیونکہ ہمارے پاس Available نہیں ہیں لیکن ملاکنڈ میں جو قاضی ہیں، تقریباً وہاں پر ہم نے 100 نئی پوسٹیں دی تھیں جن میں 94 علاقہ قاضی یا سول ججز کی تھیں اور کوئی چھ ایڈیشنل سیشن جج یا علاقہ ضلع قاضی کی تھیں، اس میں تقریباً Last time جب میری چیف جسٹس صاحب سے بات ہوئی تھی تو تقریباً More than 80% posts جو ہیں وہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے Fill ہو چکی ہیں اور شاید باقی بھی ہو گئی ہوں ابھی تک لیکن ہمارے پاس As such data available نہیں ہے اور باقی ہمارا ایسا کوئی پروگرام نہیں ہے کہ ہم قاضی کورٹس ملک کے دوسرے حصے میں یا صوبے کے دوسرے حصے میں لے کر جائیں کیونکہ یہ نظام عدل کے نیچے یہ قاضی کورٹس بنی ہیں اور That is only for PATA area، Provincial Administrative Tribal Area کیلئے ہیں، Settled area کیلئے ہماری Regular Courts ہیں تو ہماری ایسی کوئی نہیں ہے باقی اور کوہستان جو ہے وہ اس کے اندر آتا ہے اپنا PATA area کے اندر تو Definitely وہاں پر بھی یہ ہوگا انشاء اللہ۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: دا The other part regarding خالی Posts of Judges، اس کو پینڈنگ رکھیں، یہ انفارمیشن کب تک ملے گی؟

وزیر قانون: ان کو دوبارہ ہم نے لکھا ہوا ہے جی، ہائی کورٹ سے ہم دوبارہ We will press upon them کہ ہمیں انفارمیشن دیں تو Probably مہینہ تو لگے گا شاید اس کے اوپر۔

جناب سپیکر: تو اس پورشن کو ہم؟

وزیر قانون: رکھ لیں جی، بالکل رکھ لیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، جب جواب آئے گا چونکہ قاضی کورٹ کے متعلق بھی ڈیٹیل ہو گی جی، یہ سارا اگر پینڈنگ ہو جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

جناب سپیکر: آپ دیکھیں، اس کو Repeatedly، ذرا انفارمیشن لے لیں اور کوشش کریں،

This is kept pending. Javed Abbasi Sahib again, Q. No. 1069.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ اسی کا حصہ تھا، اسی سوال کا یہ حصہ ہے، دوسرا ابھی جو لکھ کر انہوں نے دیا ہے، یہ اسی سوال کا حصہ ہے۔ جناب سپیکر، یہ بھی ذرا آپ دیکھیں، چونکہ اس کو ابھی انہوں نے پینڈنگ کر دیا ہے تو اسلئے میں اس کو اس موقع پر ڈسکس نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ تو ملاکنڈ ڈویژن میں، یہ تو انہوں نے بتا دیا نا۔

جناب جاوید محمد عباسی: نہیں سر، یہ بھی اسی۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو پاٹا میں آ گیا ہے، پاٹا میں اس کی کوئی پراگرس ہے، چالو ہو گئی ہیں قاضی کورٹس؟

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں جی، ہم نے ان سے پوچھا تھا، قاضی کورٹس کی کارکردگی کے متعلق پوچھا تھا، یہ اپوائنٹمنٹس کے متعلق نہیں، میں اپنے سوال کو دوہرا دیتا ہوں سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ذرا ان سے پوچھ لیں۔

وزیر قانون: سر، میں گزارش کروں، سوال بڑا ان کا Important ہے، کارکردگی As such ہم ایڈمنسٹریٹیو ڈیپارٹمنٹ سے پوچھ نہیں سکتے لیکن اسمبلی کا کوئسچن آ گیا ہے تو ان کو کچھ نہ کچھ انفارمیشن دینی ہو گی تو میرے خیال سے اچھا ہے، ان کا کوئسچن اچھا ہے، Let us keep it pending، جواب آ جائے گا انشاء اللہ، اس کا جی۔

جناب سپیکر: یہ قاضی صاحبان کی عدالتیں ملاکنڈ میں شروع ہو چکی ہیں؟

وزیر قانون: بالکل جی، یہ تو 2009 میں تو چونکہ یہ لاء Promulgated ہو گیا تھا، نظام عدل لیکن اس وقت تو حالات ٹھیک نہیں تھے، جب سے آرمی کا Successful operation ہوا اور Civil writ قائم ہو گئی تو اس وقت سے تقریباً وہاں پر 90% قاضی کورٹس چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر: In progress ہیں؟

وزیر قانون: بالکل جی۔

جناب سپیکر: چالو ہو گئی ہیں؟
وزیر قانون: بالکل کیسز کی Disposal ہو رہی ہے Every day اور بڑی تیزی سے انہوں نے کیسز کی Disposal-----

Mr. Speaker: Good.

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، واجد علی خان صاحب، ان سے ذرا یہ-----

وزیر ماحولیات: سپیکر صاحب، د قاضی کورٹس کارکردگی ډیره زیاته ښه ده او Disposal ئے چه دے، هغه ئے ډیر زیات Quick دے جی او خلقو ته کوم ریلیف د پاره چه نظام عدل ریگولیشنز حکومت Extend کړی وو نو د هغے نتائج ډیر مثبت دی او د دے نظام عدل په وجه باندے د عدالتونو کارکردگی ډیره زیاته بهتره شوے ده ځکه تقریباً په هر یو سب تحصیل باندے، په هر یو تهانړه باندے یو کورټ دے نو هغے سره د هغوی د مقدمات تعداد کم دے نو جحانو سره دا موقع ده چه هغه ډیر زیات Quick disposal کوی، د هغے په وجه باندے مقدمات ډیر زر زر ختمیدے شی۔

جناب سپیکر: دا ښه خبر دے جی، مطلب دا دے خلق مطمئن دی، Quick disposal شروع دے، Very good دا-----

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میرا کوئسچن پینڈنگ کریں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو گواہ بھی آ گیا کہ-----

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں جی نہیں، جواب نہیں آیا، لاء منسٹر صاحب نے خود کہا ہے، لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ اس کو پینڈنگ کریں تاکہ ہمارے پاس انفارمیشن آ جائیں، ہم تب بتائیں گے کہ کتنی قاضی کورٹس ہیں، کہاں کہاں کام کر رہی ہیں اور ان کی کیا کیا کارکردگی ہے؟ انہوں نے خود بات کی ہے کہ ہم اس کو پینڈنگ کر دیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ورنہ تو پھر میرا ضمنی بنے گا جناب سپیکر، میں اس پر بات کرونگا۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب! د دے ساده جواب دے، زه خو چونکه ټیکنیکل سړے یم نه او په ارشد عبدالله صاحب مو ورواړولو، دا خو د ملاکنډ

ډویژن خبره کوی دا د هغوی ډیمانډ وو، حکومت ورسره منلے وو۔ په ملاکنډ ډویژن کښے چه څومره علاقے راځی هغے کښے به قاضی کورټس وی او د هغے قاضی کورټس د پاره مونږ ته چه څومره هم قاضیان Available دی مونږ لیږو، هغوی کار شروع کړے دے۔ څنګه چه واجد علی خان اووئیل په وړومبی کښے په ملاکنډ کښے څلور زره داسے کیسونه وو چه هغه بیخی د سیکنډ برابر هم نه وو او په هغے په ابتدائی شپږ اووه ورځو کښے هغه څلور زره واړه کیسونه ختم شو۔ بیا پنځوس زره کیسونه داسے وو چه هغه نور پینډنګ وو، په هغے کښے درویشت زره کیسونه مطلب دا دے چه ختم شوی دی-----

جناب سپیکر: Very good ، ډیر ښه۔

وزیر اطلاعات: هغوی ډیر سپیډ سره روان دی، چه کوم کوم ځائے کښے جاوید عباسی صاحب او دوئ خبره اوکړه زمونږ د حکومت، د خپل خبره کوم، مونږ نه د هغوی ډیمانډ وو او منلے مو دے، هغه به مونږ سر ته رسوؤ۔ مونږ ته د هائی کورټ نه چه څومره قاضیان Available کیږی، هغه کورټونو ته به لیږو او په هغے کښے به کار روان وی۔

جناب سپیکر: نه د هائی کورټ نه صرف معلومات د خالی ځایونو، دا خو ترے اغستے شئ، صرف دغه غواړی، نور خو هغوی Satisfied دی، دغه سوال پینډنګ دے۔ جی، ملک قاسم خان خټک صاحب، سوال نمبر جی؟

Malik Qasim Khan Khattak: 1092.

جناب سپیکر: جی۔

* 1092 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر اسٹیبلشمنٹ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مختلف محکموں میں انتظامی امور پر تعینات جونیئر افسران سینیئر افسران کی جگہ کام کر رہے ہیں;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ گریڈ18 سے لے کر گریڈ21 تک کے افسران ایکار خاص موجود ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مختلف افسران ایک سے زیادہ پوسٹوں پر ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) گریڈ18 سے گریڈ21 تک کتنے افسران ایکار خاص ہیں;

(ii) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جونیئر افسران کی سینیئر افسران کی جگہ تعیناتی کی تفصیل اور موجودہ بکار خاص افسران کے نام اور پیدائشی اضلاع کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) حکومت ایک سے زیادہ پوسٹوں پر کام کرنے والے افسران کی جگہ افسران بکار خاص کو کب تک کھپانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) (i) بیس افسران، جن میں اکثر کی تعیناتی کی تجویز زیر غور ہے۔

(ii) جونیئر افسران کی سینیئر افسران کی جگہ تعیناتی کی جتنی بھی تفاصیل دستیاب ہیں، وہ فراہم کی گئی ہیں۔ موجودہ بکار خاص افسران کے نام اور پیدائشی اضلاع کی مکمل تفصیل بھی فراہم کی گئی۔

(iii) جلد از جلد۔

جناب سپیکر: مطمئن یئ که نه جی؟

ملک قاسم خان خٹک: نه جی۔

جناب سپیکر: سپلیمنټری سوال پکښے شته؟

ملک قاسم خان خٹک: بالکل جی۔ جناب والا، دا ډیر اهم سوال دے۔ پهلا خو زه Under section 48 دا نوټس ورکوم چه په دے د تفصیلی بحث اوشی، د دے د صوبے د افسرانو سره تعلق دے۔

جناب سپیکر: لیکلی راا ولیږئ جی، لیکلی۔

ملک قاسم خان خٹک: دا به لیکل درکوم جی او بل دیکښے مے ضمنی سوال دے۔ ګوره جی، دے ته اوګوره کنه دا جوابونه----

جناب سپیکر: نه بس ټهیک شوه، لیکلی راکړئ کنه جی، نو که تاسو نوټس راکړو لیکلے-----

ملک قاسم خان خٹک: او زه دا ریکویسټ کوم چه دا حکومت د ډیر د فراخدلئ مظاهره اوکړی، دا د کمیټئ ته ریفر کړی جی نو دا سپیشل ریکویسټ دے جی۔ ګوره که

تاسو اوګورئ، د خوشدل خان نامه که زه نه اخلم په دے فلور باندے نو دا به زه غلطه اوکړم، چه سال او ایس ډی پاتے شو-----

جناب سپیکر: دوه خبرے ګوره جی، یو نه تاسو دوه خبرے کوئ----

ملک قاسم خان خٹک: چه سال او ایس ډی پاتے شو جی، نو زه ریکویسټ کوم چه دا تاسو ایډمټ کړئ چه-----

جناب سپیکر: یو نوټس را کړئ د ایډمشن د پاره، که غواړئ؟

وزیر قانون: داسے ده جی، یو خو دوئ نوټس ورکړو، بل سپیکر صاحب، کمیټئ ته مونږ نه لیږو، نه جی د هغے سره زمونږ اتفاق نشته، کمیټی خو زه صرف Generally، د دے داسے Answer درکومه جی چه دیکښے ډیر زیات افسران دی چه هغوی ته اوس بیا پوسټنګز ملاؤ شوی دی دا ډیر مخکښے سوال راغلے وو او اوس هغے کښے چه کوم ګریډ20 کښے، چه کوم لسټ دے که هغه اوګورئ هغے کښے تقریباً اته لس کسان دی، پینځه شپږ ته پوسټس ملاؤ شوی دی، داسے میجارټی ته پکښے پوسټنګونه ملاؤ شوی دی نو کمیټئ ته څه فائده نشته۔ مونږ سره انفارمیشن شته، ټول افسران ناست دی، راشئ چه د چا تپوس کوئ، هغوی میجارټی ته پوسټنګز ملاؤ شوی دی۔

ملک قاسم خان خٹک: جی دا سیکشن 48 لاندے زه دا وایم چه زه به نوټس درکړم او په دے د تفصیلی بحث اوشی۔ ګوره جی چه سال یو سړے افسر بکار خاص-----

جناب سپیکر: ټهیک شوه کنه، بس ختمه شوه، نوټس را کړئ جی۔ ملک بادشاه صالح صاحب، سوال نمبر جی؟

جناب بادشاه صالح: سوال نمبر 1193۔

جناب سپیکر: جی۔

* 1193 _ جناب بادشاه صالح: کیا وزیر اسٹیبلشمنٹ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ افسران کو مناسب جگہ پر لگانے کیلئے کچھ دنوں کیلئے افسران بکار خاص (OSD) بنایا جاتا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ افسران میں ڈی ایم جی گروپ، فاٹا سے تعلق رکھنے والے افسران اور مرکزی حکومت کے افسران شامل ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران گریڈ 19 اور اس سے اوپر کے کن افسران کو بکار خاص (OSD) لگایا گیا ہے، ان کے نام، ڈومیسائل، سروس گروپ و عرصہ تعیناتی کی وجوہات کی تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) نیز حکومت وفاقی حکومت کے افسران کو واپس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) <u>(جواب وزیر قانون نے پڑھا)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) اس ضمن میں عرض ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں جو بھی افسر کسی وجہ سے (OSD) بنایا گیا، اس کو بعد میں حکومت نے کسی نہ کسی آسامی پر تعینات کر دیا تھا۔ جو افسران بکار خاص ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

<u>List of OSDs with Name, Domicile and date of OSD</u>

S.#	Name of officer with service group	Domicile	Date of posting as OSD	Reason
01	Mr. Jalat Khan Afridi (DMG BS-20)	Khyber Agency	22-04-09	On transfer from RAC, Bannu
02	Syed Muhammad Javed (DMG BS-20)	Bajaur Agency	27-04-09	On transfer from the post of Divisional Commissioner Malakand
3	Mr. Muhammad Umar Khan Afridi (DMG BS-20)	Khyber Agency	19-9-09	On transfer from the post of Commisssioner Kohat for proceeding National

				Manaagement Course (NMC)
4	Mr. Noor Ali Khan (DMG BS-20)	Mardan	18-01-10	On transfer from the post of Dir: Civil Defence Khyber Pakhtunkhwa. He is wording as member, Khyber Pakhtunkhwa Service Tribunal
5	Mr. Shahrukh Arbab (DMG BS-20)	Peshawar	03-02-10	From the post of Secretary Admn: for (NMC)
6	Capt ® Munir Azam (DMG BS-20)	Malakand Agency	13-04-10	On transfer from the post of DCO Abbottabad
7	Mr. Fazli Rabbi (PCS EG BS-20)	Dir Lower	13-08-09	On transfer from the post of Secretary, Zakat FATA for (NMC)
8	Mr. Muhammad Anwar Khan Mehsud (PCS EG BS-20)	SWA	24-03-10	On transfer from the post of DCO Lakki upon his own

				request
9	Mr. Khushdil Khan (PCS SG BS-21)	Karak	03-08-09	On transfer from the post of Secretary Finance Deptt:
10	Mr. Muhammad Asif (PCS SG BS-20)	Abbottabad	13-07-09	On arrival from Provicial Economy Commission
11	Mr. Ahmad Khan (PCS SG BS-20)	Peshawar	01-03-10	On transfer from the post of Spl: Secy, E&SE

List of OSDs (BS-19)

1	Mr. Fida Hussain Afridi (DGM BS-19)	Khyber Agency	12-11-07	On transfer from the post of DCO Charsadda
2	Mr. Hazrat Masood Mian (DMG BS-19)	Swat	15-02-10	On transfer from the post of Addl: Secretary Higher Education for SMC
3	Mr. Muhammad Arshad-II (PCS SG BS-19)	Malakand Agency	31-05-10	On transfer from the post of Addl: Secy: Law Deptt:

4	Mr. Muhammad Zahir Shah (PCS EG BS-19)	Karak	07-09-09	On transfer from the post of Addl: Secy: Zakat & Ushr
5	Mr. Muhammad Rahim Khan (PCS EG BS-19)	Charsada	29-03-10	On transfer from the post of Addl: Secy: (Admn) Administration Deptt:

(ii) شیڈول آف پوسٹس کے مطابق ہمارے پاس ڈی ایم جی افسران کی پہلے سے کمی ہے، لہذا حکومت وفاقی حکومت کے افسران کو واپس کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر: سپلمنٹری سوال پکښے شته؟

جناب بادشاہ صالح: شته جی۔ یو دا سیکنډ جز چه کوم دے: "نیز حکومت وفاقی حکومت کے افسران کو واپس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟" نو جواب را کوی "شیڈول آف پوسٹس کے مطابق ہمارے پاس ڈی ایم جی افسران کی پہلے سے کمی ہے، لہذا حکومت وفاقی حکومت کے افسران کو واپس کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی"۔ یو طرف ته جواب ئے دا دے خو بل طرف ته دا ده جی چه دا کوم افسران چه ناست دی د درے ،درے کالو نه که د دوئ کارکردگی نه وی ښه نو دوئ د مرکز ته واپس کړی، د دوئ په بدل کښے د نور واخلی۔ یو دلته لیکلی دا کیپټن ریټائرډ منیر اعظم صاحب چه دا هیلته سیکرټری دے او دیکښے هم دوئ دا ښودلے دے چه دا او ایس ډی دے جی۔

جناب سپیکر: یره دا خو که کمے وی او او ایس ډیز تاسو سره فضول ناست دی د کلونو راسے نو دا واپس ولے نه لیږئ؟ دا خو ټهیک وائی جی۔ جی آنریبل لاء منسټر صاحب۔

وزیر قانون: داسے دہ جی چہ ځنګه ما مخکښے ګزارش اوکړو چه دا زوړ لسټ دے، دا List of OSDs چه کوم لګیدلے دے، دا اول به د دوئ جواب داسے ورکړم۔ مونږ دوئ ته وئیلی دی چه یره ډی ایم جی آفیسرز چه کوم دی، د هغوی په دیکښے دا یو باقاعده Criteria ده، د هغوی خپله یو کوټه ده په هغے کښے، ځنګه دا All Pakistan Unified Group ورته وائی Including DMGs others، د هغوی خپله یو کوټه ده او د هغے مطابق هغوی ته پوسټنګز ملاویږی۔ دغه شان زمونږ چه کوم Provincial Management Service دے، د هغوی خپله کوټه ده نو دا باقاعده تقسیم کار شوے دےخو ډی ایم جی والا کښے افسران کم دی۔ دا اوس چه کوم دا لسټ ورکړے دے، په دیکښے جلات خان صاحب په اول باندے دے، He stands retired، دے ریټائرډ شوے دے۔ محمد جاوید صاحب چه کوم دے، د ده لږ څه ایشوز دی، هغه د سوات کمشنر پاتے شوے وو، د ده داسے څه پرابلمز دی ځکه ده ته لا څه نه دی ملاؤ شوی، داسے زما خیال دے دیکښے شاه رخ ارباب صاحب دے، پانچ باندے ده ته پوسټنګ ملاؤ شوے دے۔ نور علی خان دے، زما خیال دے دے سروس ټریبونل کښے ممبر دے۔ داسے منیر اعظم صاحب دے، دے Already سیکرټری هیلتھ دے، نو داسے ډیر کسان دی چه دا زوړ لسټ دے او دیکښے ډیر ایډجسټ شوی دی۔

جناب سپیکر: نه جی، دا ټهیک شوه خو چه اسمبلئ ته دومره یو زوړ لسټ Submit شوے دے، بیا دا Circulation کیدو نو دا Up to date list ولے تاسو نه رالیږئ؟ دا خو دومره قیمتی فورم دے، د دے قیمتی فورم وخت ولے ضائع کوئ؟

وزیر قانون: داسے دہ جی چه مونږ د Updated کوشش کړے دے خو ما ته داسے انفارمیشن دی چه د اسمبلی سیکرټریټ سټاف بیا لیټ ټائم لګه دا اخلی نه ځکه دوئ دا وائی چه۔۔۔۔

جناب سپیکر: سیکرټری صاحب! تاسو نه اخلئ؟ نه، اوس پرون چه رااورسیدو نو هغه به ځنګه واخلی؟ دا خو هفته مخکښے چه دوئ ته پته وی خو دا کوئسچن چه

پرون، دا تاسو اونه کتو، زه په چیئر ناست یم او ما له کوئسچن راغے، مونږ خو تر دے ټائمه پورے کوآپریشن کوؤ۔

وزیر قانون: صحیح ده جی، صحیح ده۔ کوؤ به جی انشاء الله، صحیح ده۔

جناب سپیکر: خو دا او ایس ډیز، دا پینډنگ دے، دا سوال پینډنگ دے او چه څومره او ایس ډیز دلته فضول ناست دی نو زما په خیال یا ئے چهټی کړئ چه ځی چه هغلته لاړ شی او نوی فریش پرے راااوغواړئ۔

وزیر قانون: ٹھیک شوه جی۔

جناب سپیکر: هسے فضول تنخواگانے پرے ولے ضائع کوئ؟ په 08-12 باندے دا راغلے دے، دا 08-12 چه اوس د کوئسچن جواب راغلے دے او هغه هم Up to date نه دے، This is kept pending۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

وزیر اطلاعات: تاسو چونکه خبره اوکړه، د هغے د پاسه خبره مناسب نه ده۔

جناب سپیکر: بس اوس بیا پرے څه له کوئ نو؟

وزیر اطلاعات: نه جی، دا چه تاسو کومه خبره کوئ۔

جناب سپیکر: نه کښینه جی، میاں صاحب! کښینه۔

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: او دریږه، په دے پسے به بیا اوکړے۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

898 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر زراعت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ زیر کاشت زمین اور پیداوار میں اضافہ کیلئے اقدامات محکمہ کی ذمہ داری ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ پانچ سالوں میں نئی زیر کاشت زمین کی تفصیل ضلع وائز اور سالانہ وائز بتائی جائے؛

(ii) پیداوار میں اضافہ کا تناسب بھی ضلع وائز اور سالانہ فصل وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): (الف) یہ درست ہے کہ زیر کاشت زمین اور پیداوار میں اضافہ کرنے کیلئے اقدامات کراپ رپورٹنگ سروسز، زرعی تحقیق اور زرعی توسیع کی ذمہ داری ہے، یہ اقدامات حکومت وقت کی زرعی پالیسی کے تحت کئے جاتے ہیں۔

(ب) (i) گزشتہ پانچ سالوں میں نئی زرعی زمین کی ضلع وار اور سالانہ کی بنیاد پر تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) تفصیل فراہم کی گئی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: جناب مولوی عبید اللہ صاحب 10-12-2010 کیلئے؛ جناب حبیب الرحمان تنولی صاحب 10-12-2010 کیلئے؛ محترمہ سعیدہ بتول صاحبہ 03-12-2010 تا 14-12-2010 اور جناب شاہ حسین صاحب نے 10-12-2010 کیلئے رخصت طلب کی ہے تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

جناب محمد زمین خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر، دا ځنے کوئسچنز خو پاتے شوی دی۔

جناب سپیکر: هں جی؟

جناب محمد زمین خان: دا ځنے کوئسچنے نن ایجنڈا کښے وے خو پاتے شوے جی۔

جناب سپیکر: نه ما سره خو لسټ Exhaust شو، ټائم هم Exhaust شو، تاسو چه کوم یو Pinpoint کوئ نو هغه سکرټریټ ته ورکړئ، سبا به ئے راولو۔ دا غلطے ولے تقسیم شوی دی چه د هغوی سره شته او زمونږ سره نشته؟ (سیکرٹری اسمبلی سے) امان الله خان! دا ممبرانو ته تقسیم شوی دی، ما ته ولے نه دی راغلی دا کوئسچنے؟ زمین خانه! دا وروستو لږ پوائنټ آؤټ کړه، دا وروستو لږ پوائنټ آؤټ کړئ، دا کار ډیر دے چه دا لږ نمټاؤ کړو، د جمعے ورځ ده جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: د جمعے ورځ ده، د جمعے ورځ ده جی۔ دا اسرار الله خان گنډا پور صاحب.....

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، ایک مہربانی کریں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: صبر کریں۔

تحاریک التواء

Mr. Speaker: Israrullah Khan Gandapur Sahib, to please move his adjournment motion No. 212 in the House. Israrullah Khan Gandapur.

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ جناب سپیکر، ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی جانب توجہ دی جائے اور وہ یہ کہ ماہ اکتوبر میں فرنٹیئر کانسٹیبلری کی جانب سے میری قوم گنڈاپور میں کی گئی بھرتی میں میرٹ اور سفارش کے برعکس "چمک" کا عمل دخل رہا اور اس سلسلے میں کمانڈنٹ ایف سی کو بھی باقاعدہ میں نے تحریری طور پر آگاہ کیا لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی، لہذا مختصر بات کے بعد ضروری کارروائی کی جائے۔

سر، اس سلسلے میں اگر آپ اس کے مندرجات دیکھیں، جو بھی ادارے ہوتے ہیں، ان کی اپنی ایک میرٹ لسٹ ہوتی ہے، Political persons ہوتے ہیں، ان کی سفارش ہوتی ہے، ان لوگوں کیلئے کہ اگر باقی طریقہء کار میں برابر ہوں یعنی ایک Push کی ان کو ضرورت ہوتی ہے اور میں نے دونوں چیزوں کو اس وجہ سے ہاؤس کے سامنے رکھا ہے کہ یہ ہمارے سسٹم کا حصہ ہے لیکن جب ان دونوں چیزوں کے برعکس اس میں "چمک" کا عمل دخل آجائے اور اگر آپ ان کو باقاعدہ کہیں بھی سی اور میں نے ان کو باقاعدہ فیکس بھی کر دیا لیکن اس کے باوجود بھی اس پر خاموشی اختیار کی گئی۔ میں ان سے پہلے جو کمانڈنٹ صاحب ہیں، ہوتی صاحب، ان سے ملا بھی تھا، ان کے دفتر میں اور ان سے میں نے کہا تھا کہ سر، اگر اس میں کل کو کوئی قباحتیں ہوں تو انہوں نے کہا کہ بالکل آپ میرے نوٹس میں لائیں اور میں ایکشن لونگا، ان کی جو Parameters انہوں نے Draw کی تھیں، اس میں باقی بھی ایسے افسران بیٹھے ہوئے تھے، اگر اس کی باقاعدہ کارروائی کی جائے تو میں ان کے نام بھی سامنے لاؤنگا۔ ہمارے اس صوبے کے سابق صوبائی وزیر بھی بیٹھے ہوئے تھے اس میٹنگ میں اور وہ بھی اس ساری ڈسکشن میں گواہ تھے لیکن سر، جب مجھے رپورٹس ملیں کہ 35 ہزار اور 50 ہزار کے قریب بولیاں لگی ہیں اور ان لوگوں نے دی ہیں، جو گھر بیٹھے تھے اور وہ بھرتی ہوگئے تو اس کے باوجود بھی وہ خاموش رہے۔ میری سر، گورنمنٹ سے یہ گزارش ہے کہ اگر اس سلسلے میں کوئی کارروائی ہو سکتی ہے تو اس کا سدباب کیا جائے کیونکہ آپ کے نوٹس میں ہوگا سر، پانچ چھ ماہ

پہلے اسی ایف سی کے متعلق شکایات آئی تھیں کہ انہوں نے کوئی نو سو کے قریب بندے Expel کئے تھے۔ میاں صاحب نے ان کے حق میں ایک تقریر بھی کی تھی اور کہا تھا کہ چونکہ یہ فورس ہے اور ان کو اختیار تھا اور ہم نے سر، پھر یہ دیکھا کہ وہی معاملہ لٹکتے لٹکتے جب عدالتوں تک گیا تو عدالتوں نے اکثر ان بندوں کو دوبارہ Reinstat کر دیا، تو سر، ایف سی کا یہ جو طریقہء کار رہا ہے، یہ کوئی پہلی دفعہ نہیں ہے، اگر ہم ان پہ اس طریقے سے خاموشی اختیار کرتے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہم اپنی ڈیوٹی پھر صحیح طریقے سے سرانجام نہیں دے رہے۔ اگرچہ یہ فیڈرل سبجیکٹ ہے اور اس میں یہاں ہم قرارداد فیڈرل گورنمنٹ کو بھیج سکتے ہیں لیکن میری سر، یہ گزارش ہوگی کہ آپ اگر مناسب جانیں، اگر واپڈا کے معاملات کمیٹیز کو ریفر ہو سکتے ہیں اور گورنمنٹ Agree کرے تو داخلہ کی ہماری کمیٹی موجود ہے، اگر یہ معاملہ اس کو ریفر ہو جائے تاکہ آئندہ کیلئے اس قسم کے واقعات کا سدباب ہو سکے۔

<u>جناب سپیکر:</u> پہلے گورنمنٹ سے، لاء منسٹر صاحب! یہ بہت بڑے غریب لوگوں کی فورس ہے اور یہ بات تھوڑی بہت میرے نوٹس میں بھی لائی گئی ہے کہ واقعی پیسے ادھر لئے جاتے ہیں بلکہ ادھر ایک بندے نے کلمہ پڑھا تو یہ تو اگر فیڈرل سبجیکٹ بھی ہے تو بھی ہمارے صوبے میں کام کر رہے ہیں، کچھ چیک تو ہمیں ان پہ رکھنا چاہیئے۔

<u>بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون):</u> بالکل جی، میں اتفاق کرتا ہوں اور ہونا بھی چاہیئے۔ چونکہ فیڈرل گورنمنٹ کا ادارہ ہے، Directly تو ہم ان کو Influence نہیں کر سکتے لیکن Indirect طریقے سے کر سکتے ہیں اور کمیٹی میں اگر جائے تو اعتراض نہیں ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ جو کمانڈنٹ خود By person ہے، وہ بہت اچھا خاندانی آدمی ہے، میرا نہیں خیال کہ وہ اس قسم کی چیزوں میں Involve ہوگا لیکن نیچے سٹاف ہو سکتا ہے۔ بالکل اگر یہ کمیٹی کو جاتی ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، جو بھی کمیٹی پھر فیصلہ کریگی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، Is it the-----

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> جی، میاں صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات:</u> ما وئیل چه خبره یکدم ختمه شی، بیا گرانه شی جی۔ دا سے ده چه ما په حمایت کښې یو خبره کړې وه، ما ته یاد شی، هغه کیس د دے نه بدل نوعیت

باندے وو، هغے کښے څه خلقو د ډیوټۍ کولو نه انکار کړے وو۔ په فورس کښے د دے خبرے ګنجائش نشته چه څوک انکار اوکړی او د دے د پاره به څوک نه بهرتی کیږی چه هغه به د خپل کمانډر خبره نه منی، لهذا د دغے خبرے خو زه اوس هم مطلب دا دے چه په هغے سټینډ کوم۔ که د رشوت خبره وی نو که یو کیس معلوم وی خو جی ټهیک خبره ده، که تاسو داسے خبره کوئ دا خو هر ډیپارټمنټ د د خبرے نه خالی نه دے، څوک د اووائی چه یو ډیپارټمنټ یو ځائے د د خبرے نه خالی وی بیا خو ټهیک ده، دا خو په فورس باندے هم نیغ په نیغه داسے الزام لګول دی چه د هغوی مورال Downکیږی اودا یو داسے تاثر پیدا کیږی چه واقعی یو بحیر روان دے او د هغے روک تهام نه کیږی۔ داسے تاثر ورکول که کیس وی، کیس ټو کیس خبره کیدے شی، یو کیس دے په هغے کښے که یو افسر دے ټهیک ورته سزا پکار ده، دا نه چه دا مرکزی اداره ده او فیډرل خبره ده، زمونږ یو حکومت دے یو خلق یو چه که په رشتیا په رشوت باندے یو سړے ګرفتار شی یا یو سړے وائی چه ما رشوت ورکړے دے یا یو افسر رشوت اخلی، زما د صوبائی حکومت دا اختیار شته چه زما د صوبے دننه به هغه دا کار نه کوی که هغه فیډرل محکمه هم ده او زما په صوبه کښے هغه غلط کار کوی ولے به کوی؟ لهذا مونږ د دے خبرے Surety ورکوؤ چه کوم سړے رشوت خور دے، چه چا ورکړے دے هغه هم مجرم دے خو چه چا اغستے دے هغه د هغے نه غټ مجرم دے، نو مونږ د دے هاؤس نه دا خبره کوؤ چه که هغه د فیډرل ادارے سره تعلق لری که د صوبے د ادارے سره تعلق لری مونږ د دے خبرے ذمه واریو، اول خپل ځان به صفا کوؤ بیا به بل چه کوم دے ګنده ګیرئ ته نه پریږدو، لهذا مونږ د دے خبرے حمایت هم کوؤ خو که کیس معلوم وی، هغه به ډیره ښه خبره وی۔ اداره خرابه نه ده جناب سپیکر صاحب، په هره اداره کښے ښه هم شته او خراب هم شته، د خرابو څیزونو تدارک کول غواړی۔

جناب سپیکر: دا ټهیک وایے، په دے باندے ډسکشن په دے سټیج کښے نه شی کیدے جی، نه د آنریبل ممبر صاحب ایډ جرنمنټ موشن دے، په دے باندے د ګورنمنټ د غه موا ورید و چه کله ډیبیټ ته ایډمټ شی بیا به تاسو خبرے کوئ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، جیسا کہ میاں صاحب نے کہا، میں نے صرف اس وجہ سے Quote کیا تھا کہ فورس کے معاملے میں ہم اتنے ایشو کو Sensitize نہ کریں کہ فورس جو بھی کرتی پھرے ہم اس کو سپورٹ کرینگے۔ میاں صاحب کی اس بات سے میں Agree کرتا ہوں کہ انہوں نے اس ایشو کو سپورٹ کیا تھا اور آج میں نے اس ایشو کو اس وجہ سے سامنے رکھا کہ یہی ایف سی کی فورس تھی اور وہ بندے اگر عدالتوں سے بحال ہوئے تھے تو اس کا مقصد یہ تھا کہ وہ Decision غلط تھا، اسی وجہ سے میں کہہ رہا ہوں کہ آج بھی جیسے انہوں نے کہا کہ کمانڈنٹ صاحب برے آدمی نہیں ہیں لیکن اگر نیچے لیول پر ایک چیز ہو جاتی ہے اور آپ اس ایشو کی Recognizance نہیں لیتے تو یہ غلط ہے اور مہربانی کرکے اسے کمیٹی کو ریفر کیا جائے۔ تھینک یو، سر۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the adjournment motion moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the adjournment motion is referred to the concerned Committee. دا نور به اخلو که لاړ شو؟

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: هغه خو کمیټئ ته لاړ شي نو بیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ښه جی، ښه کنه جی، زه دلته صرف پوښتنه کوم عبدالاکبر خان ډیر۔۔۔۔۔ (قہقہہ)

جناب عبدالاکبر خان: هم هغه کمیټئ ته ځی چه۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اودریږه، عباسی صاحب! نہیں صبر کرویہ تو نمٹالوں نا۔

(شور)

جناب جاوید عباسی: جناب سپیکر، مجھے ایک اہم مسئلے پر بات کرنا تھی اور۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! وہ اہم بول رہے ہیں اور آپ کی چیز اہم نہیں ہے، بند کروں اس کو؟

جناب عبدالاکبر خان: کیا؟

جناب سپیکر: وہ جو کہتے ہیں کہ بہت اہم بات ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، وہ اہم بات بعد میں کریں نا جی۔

(شور)

جناب سپیکر: (قہقہہ) جی عبدالاکبر خان، پلیز۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, to move his adjournment motion, please. Abdul Akbar Khan.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، معمول کی کاروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے جو کہ تمباکو کے نرخوں کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ چونکہ تمباکو بورڈ پر حکومت کا کوئی کنٹرول نہیں ہے اور وہ تمباکو کمپنیوں کے ساتھ مل کر غریب کاشتکاروں کا استحصال کر رہے ہیں، تمباکو بورڈ کے ظالمانہ فیصلوں سے لاکھوں کاشتکاروں میں بے چینی پیدا ہوئی ہے اسلئے کارروائی روک کر اس مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، ٹوبیکو اس صوبے کی ایک بہت بڑی قدآور فصل ہے اور جناب سپیکر، اس صوبے کو اللہ تعالیٰ نے جو آب وہوا دی ہوئی ہے، میں تو یہ کہتا ہوں کہ ایسا ٹوبیکو سارے صوبے میں کہیں بھی نہیں ہے۔ ایک خاص بیلٹ میں یہ ٹوبیکو پیدا ہوتا ہے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ 1965 میں ایک ٹوبیکو بورڈ بنایا گیا جو لاکھوں کسانوں، کاشتکاروں کی قسمتوں کا فیصلہ کرتا ہے، وہ تمباکو کمپنیوں کے ساتھ مل کر اور جو سیگریٹ مینوفیکچرنگ کمپنیز ہیں، ان کے ساتھ مل کر ریٹس کو متعین کرتا ہے اور جناب سپیکر، اگر آپ اس ریٹ پہ جائیں اور جو خرچے زمینداروں کے ہو رہے ہیں اور گرمیوں میں، جون کے مہینے میں وہ جو تمباکو کو وہ کرتے ہیں بھٹیوں میں اور جناب سپیکر، پھر جب ان کو قیمت ملتی ہے تو وہ اس خرچے کو پورا نہیں کرتی جو زمیندار اس پر کرتا ہے اور بات یہ ہوتی ہے کہ گورنمنٹ کو بھی اس میں کوئی Representation نہیں ہوتی، کاشتکاروں کے ساتھ وہ بھی نہیں بیٹھتی کہ کاشتکاروں کی قیمتوں کو اور ان کا جو خرچہ ہے، اس کو دیکھ کر اس کے مطابق ریٹ مقرر کرے اور یہ کمپنیاں بھی جناب سپیکر، کراچی میں کہیں ادھر ادھر انہوں نے کارخانے بنائے ہوئے ہیں، ہمارے صوبے سے ٹوبیکو لے جا کر وہ ایک ایک کلو سے پتہ نہیں کتنی Hundred ڈبیاں سگریٹ بناتے ہیں اور پھر وہ اتنی قیمت پر اس کو بیچتے ہیں لیکن ان

سے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ میری درخواست ہو گی کہ اس کو ایڈمٹ کیا جائے، اگر کوئی اور آنریبل ممبر اس پہ ڈسکشن کرنا چاہتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ ایڈمشن چاہتے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، اگر ڈسکشن نہیں تو گورنمنٹ اگر اس کو ایک کمیٹی کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، آنریبل لاء منسٹر صاحب، آنریبل لاء۔۔۔۔۔

جناب محمد انور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: انور خانه! ته یو پوټے کښینه یار۔ جی۔

وزیر قانون: ارباب صاحب جواب ورکوی، ارباب صاحب! په دے باندے تاسو څه وایئ؟

جناب سپیکر: ارباب صاحب! تاسو Favour کوئ که څه؟ ارباب ایوب جان صاحب، آنریبل منسٹر ایگریکلچر۔

ارباب ایوب جان (وزیر زراعت): جناب سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ عبدالاکبرخان چه کومه خبره اوکړه، هغه بالکل ټهیک خبره ده جی۔ د دے د پاره چه تمباکو چه دے هغه د فیډرل گورنمنټ سره دے جی، د هغے ټول آمدن چه دے، زمونږ تمباکو نه تقریباً ستره اټهاره ارب روپئ سنټرل ایکسائز ډیوټی نه وفاقی حکومت ته ملاویږی او دا ډیر قیمتی فصل هم دے او زمونږ د صوبے آب وهوا داسے ده چه دا په نورو صوبو کښے نه کیږی دلته کیږی، دا هم شکر دے چه بل چرته نه کیږی خو دا یو داسے فصل دے جناب سپیکر صاحب، څنګه چه عبدالاکبرخان اووئیل۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه تاسو ئے سپورټ کوئ جی؟

وزیرزراعت: زه جی یوه خبره تاسو ته کومه۔

جناب سپیکر: نه بیا پرے په ډیټیل کښے به خبرے اوکړو کنه۔

وزیرزراعت: بنه هغه زه سپورټ کومه، د دے د پاره چه پاکستان ټوبیکو بورډ چیئرمین هغه به زه دلته راوغواړمه ستاسو چیمبر ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوہ جی، ٹھیک شوہ۔

وزیرزراعت: نو موؤر چہ کوم د ے ھغہ بنہ زمیندار ھم دے، تاسو بہ ھم یئ او پہ خپلو کبنے بہ کبنینو او ډسکش بہ پرے اوکړو۔ خبرہ دا دہ جی چہ د دے تمباکو نہ More than ځکہ چہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا اوس سپورټ کوئ کہ نہ جی؟

وزیرزراعت: ځکہ چہ Federal Government is getting so much money، او صوبائی حکومت د ھغے سرہ څہ کولے نہ شی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اودریږہ چہ ایډمټ خوئے کړو کنہ ثاقب خان۔ (قہقہہ) دا سپورټ کوئ تاسو جی؟

وزیرزراعت: دا زہ سپورټ کوم پہ دے وجہ باندے چہ ھغہ بہ زہ رااغواړمہ او ستاسو پہ چیمبر کبنے بہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوہ، ٹھیک شوہ۔ پہ ھغہ ورځ باندے بہ زہ ھم پکبنے ناست یمہ جی۔ Is it the desire of the House that the adjournment motion moved by the honourable Member may be admitted for detail discussion under rule 73? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr.Speaker: The 'Ayes' have it; the adjournment motion is admitted for detail discussion under rule 73.

ارباب صاحب! مجھے بھی اس میں بلالیں اور یہ جو اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کی وہ ہے، اس کمیٹی میں بھی Kindly مجھے بھی اور میاں افتخار صاحب کو بھی خصوصاً بلانا ہوگا۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، اگر مجھے موقع دیا جائے تو مہربانی ہوگی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آپ بولیں لیکن دو منٹ سے زیادہ نہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: مہربانی جناب سپیکر، بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: آج پورا آدھا کو نسچنز آور بھی آپ نے لیا ہے اور یہ ابھی اور ممبران صاحبان کی حق تلفی ہو رہی ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ الزام بالکل میرے اوپر نہ لگائیں، یہاں مجھ سے لوگ کہیں زیادہ ٹائم لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں اس پہ آجائیں، اس پہ آجائیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں نے Irrelevant بات نہ پہلے کبھی کی ہے، نہ میں آج کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ جناب سپیکر، ہمیں لوگوں نے منتخب کر کے بھیجا ہے اور یہاں اس صوبے کے لوگوں کا حق ہے ہمارے اوپر اور آج ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم وہ بات کریں جو صوبے کے لوگوں کے مفاد کیلئے ہو۔ جناب سپیکر، میاں افتخار صاحب اگر میری طرف توجہ دیں تو آج وہ بات میں کرنے جارہا ہوں جناب سپیکر، جو اس صوبے کے ایک ایک گھر سے اس کا تعلق ہے۔ وہ اگر ملاکنڈ میں کوئی رہ رہا ہے یا سوات میں رہ رہا ہے یا ڈی آئی خان میں رہ رہا ہے یا دور ہزارہ کے پہاڑوں میں رہ رہا ہے، سب کی توجہ آج جناب سپیکر ہماری طرف لگی ہوئی ہے اور یہ جو بزنس ہم کر رہے ہیں، یہ ساری ضروری ہے لیکن کچھ ایشوز جناب سپیکر، بہت ضروری ہوتے ہیں۔ اگر ان پہ ہم توجہ نہ دیں اور ان پر ہم کان نہ دھریں اور ان کے ڈر سے بات نہ کریں کہ ہم سے کوئی خفا ہو جائیگا، یہاں ہم اس خوف سے بات نہ کریں کہ نہیں ہم یہ بات کرینگے تو اس سے کوئی ناراض ہو جائیگا تو پھر جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں نے ہمیں منتخب کر کے بھیجا ہے، ان کا اعتماد کہیں ہمارے اوپر سے نہ اٹھ جائے گا۔ جناب سپیکر، یہ جو بات آج میں آپکے سامنے رکھ رہا ہوں، یہ میں نے کل کرنا تھی، کل پرائیوٹ ممبر ڈے تھا، جو کہ کورم نہ ہونے کیوجہ سے نہ کر سکا۔ جناب سپیکر، اس پورے ملک پاکستان کے عوام بالعموم اور بالخصوص ہمارے صوبے کے عوام اس وقت سخت مشکلات سے دوچار ہیں جناب سپیکر، جہاں شدید مہنگائی کا طوفان ہے جناب سپیکر، جہاں سیلاب نے، زلزلے نے ہماری پوری سوسائٹی کا سٹرکچر تبدیل کیا ہے، جہاں ہماری بزنس بری طرح تباہ ہو گئی ہے۔ اب ہمارے ساتھ ایک ظالمانہ سلوک ہونے جارہا ہے جناب سپیکر، اب وقت ہے اور آج میں سیاسی وابستگیوں سے اوپر ہو کر بات کرنا چاہ رہا ہوں اپنے دوستوں سے کہ اٹھ کر ہم بات کریں کہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پوائنٹ پہ، مسئلے پہ آجائیں، پوائنٹ آف آرڈر تو یہ نہیں بنتا، آپ بیرسٹر صاحب ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ میں ریزولیوشن لایا ہوں جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر پہ آجائیں، جو کچھ ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: آپ رول 124 کو سسپنڈ کر کے 240 کے ذریعے مجھے Allow کیا جائے جناب سپیکر، چونکہ مجھے خدشہ ہے کہ آج اسمبلی کا اجلاس شاید ہفتہ دو ہفتے کیلئے نہ ہو، قومی اسمبلی میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایشو بتادیں، ایشو بتادیں، کیا ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں، اسمبلی کی طرف سے ایک قرارداد پاس کر رہا ہوں کہ آج جی ایس ٹی ایک ظالمانہ ٹیکس ہے جو سینٹ سے پاس کرا دیا گیا ہے اور اب اس کو 20 تاریخ کو قومی اسمبلی میں لایا جارہا ہے۔ آج یہ ساری اسمبلی کھڑی ہو کر کہے، یہ ظالمانہ ٹیکس پاس کرنے کے خلاف یہاں سے ہم قرارداد پاس کر کے قوم سے کہیں کہ اگر یہ ظالمانہ ٹیکس لگا دیا گیا تو اس ملک کے اٹھارہ کروڑ عوام جو دو وقت کی روٹی کیلئے یہاں مشکلات میں ہیں، وہ اس مہنگائی کے طوفان میں پس جائیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: اب لازم ہے کہ، ہماری اسمبلی In session ہے، ہم اس ریزولیوشن کے ذریعے جناب، ان کو ریکویسٹ کریں، فیڈرل گورنمنٹ کو کہ آپ اپنا ٹیکس کا ارادہ جو ہے، وہ ترک کر دیں۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

ملک قاسم خان خٹک: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: اس پہ میں رولنگ دے رہا ہوں، آپ لوگ بیٹھ جائیں، میں جواب دے رہا ہوں۔ بات ایسی ہے جاوید عباسی صاحب، جاوید عباسی صاحب، آپ آپس میں باتیں نہ کریں۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، عباسی صاحب خپله خبره اوکړه او که زمونږ د طرف نه څه خبره رانشي، صرف تاسو به ئے Kill کوئ دے وخت کښے خو خبره به د دے راځي، نو دا خبره به په دے بنیاد باندے، چه دے کومه خبره کوی۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه دا پریس والا ورونړه ناست دی، هغوی په ښه او بد باندے پوهیږی دا سے-----

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: جناب سپیکر، مونږ ته لږ اجازت را کړه۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، یہ قوم کے مفاد میں ہے اور یہ ہمارا حق ہے-----

(شور)

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan.

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

Mr. Speaker: This is your point of order, not of the House.

آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں-----

(شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں یار۔ وہ تو بیٹھ جائیں نا، آپ بیٹھ جائیں۔ (قطع کلامی) میاں افتخار صاحب، گورنمنٹ کی طرف سے۔

وزیر اطلاعات: عباسی صاحب! ایسا ہے کہ میں سپیکر صاحب کی وساطت سے آپ سے یہ گزارش ضرور کروں گا کہ ایک Proper وقت پہ ہر ایک چیز کو اٹھانا پڑتا ہے۔ یہ عجیب سی بات ہو گئی کہ اپنے جذبات کے انداز میں اس طرح بولنا، یہ آر جی ایس ٹی کا مسئلہ جو تھا، مرکز میں ڈسکس ہوا، تمام سیاسی پارٹیاں موجود تھیں، کسی بھی سیاسی پارٹی نے وہاں پہ مخالفت نہیں کی، سینٹ میں بھی نہیں کی گئی لیکن جہاں پہ اس سے پہلے ڈسکس ہو رہا تھا تو چاروں صوبوں کو اعتماد میں لیا گیا تھا، چاروں صوبے وہاں پہ موجود تھے، لہذا اپنے قول کا پاس بھی رکھنا چاہئیے کہ کونسی وہ بنیادیں تھیں، اس بنیاد پر ہم بھی چاہتے ہیں کہ ٹیکس نہ ہو، ہم بھی چاہتے ہیں کہ سارا ٹیکس فری ہو، ہم بھی اس طرح Popular فیصلے کر سکتے ہیں لیکن ان سے پوچھا جائے کہ بظاہر کچھ بولتے ہیں، اندر کچھ بولتے ہیں، ایسی بات نہیں چلے گی، جو کچھ اندر بولنا ہے وہی باہر بھی بولنا ہے، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آپ ہمیں بھی بولنے دیں گے۔

وزیر اطلاعات: یار عبد الاکبر خان! ته بیا شے ورانوے۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ہم پوائنٹ آف آرڈر پہ کھڑے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر صاحب۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر، اگر یہ ہمیں بولنے نہیں دیں گے، آپ نے بات کی تھی، وہ آپ ان سے سنیں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: ہم اپنا مؤقف سامنے لائیں گے اور اپنی بات کریں گے۔

وزیر اطلاعات: نہیں، ایسا نہیں چلے گا، بلڈوزر نہیں چلے گا، بلڈوزر نہیں چلے گا۔ پنجاب میں چلاؤ، پنجاب میں چلاؤ، پنجاب میں چلاؤ۔

جناب محمد جاوید عباسی: ایسا نہیں چلے گا تو کچھ بھی نہیں چلے گا۔۔۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں، شور)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، آپ ہاؤس سے پوچھیں۔

وزیر اطلاعات: نہ جی، نہ۔

جناب سپیکر: میں ہاؤس سے کیوں پوچھوں؟ جب وہ چپ ہی نہیں ہو رہے، اس کی بات تو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، یہ ہمارا حق بنتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، دیکھیں آپ بیٹھیں، سارے بیٹھیں، سارے بیٹھیں۔ بات ایسی ہے کہ یہ آپ کا ہاؤس ہے، بالکل آپ لوگوں کا حق بنتا ہے لیکن ایک طریقے سے، ایسے نہیں جس طرح آپ، ایک پڑھا لکھا آدمی جس طرح بولتا ہے، یہ طریقہ ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، یہ ہمارا حق بنتا ہے اور یہ ایک مسئلہ ہے جو ہم ہاؤس میں لا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں۔ یہ آپ کا حق بنتا ہے، آپ بالکل کریں، آپ کا حق بنتا ہے۔ ہاں جی، میاں صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب یہ ہمارا حق ہے اور ہم کریں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ دیکھیں آپ ایک آنریبل ممبر ہیں، اس ہاؤس کے آپ آنریبل ممبر ہیں۔

وزیر اطلاعات: کرسی پہ تو بیٹھ جائیں نا، کرسی پہ تو بیٹھ جائیں، کرسی سے ناراض تو نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جب آپ ایک چیز۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سنتے ہی نہیں۔ وہ سنتا ہی نہیں، پڑھا لکھا بندہ نہیں سنتا، میں ہاؤس کو ایڈجرن کر دوں گا۔

جناب محمد جاوید عباسی: وہ آپ تک ہے۔

جناب سپیکر: نہیں تو آپ کرنا چاہ رہے ہیں نا، نہیں آپ کرنا چاہ رہے ہیں کہ ممبرز کا ایجنڈا رہ جائے۔ کل آپ کا پرائیویٹ ممبر ڈے تھا، آپ لوگ بھی ادھر آئے ہی نہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں ہم کل آئے تھے۔

جناب سپیکر: نہیں، ریزولیوشن کیلئے آپ دو بندے نہیں بیٹھے تھے۔ ایسے ہی خواہ مخواہ۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، زه ډیر په احترام سره خبره کوم، څه خلق سکورنګ کوی، دا ایشو د سکورنګ نه ده. دا ډیر د افسوس خبره ده چه د اخبار په خبره یا خلقو ته به دا وئیل چه ما دا کار اوکړو؟ یو شے دے، یو مشکل دے، مونږ ته پیښ دے ټوله دنیا د دے خبرے نه خبر ده، دا په سینټ کښے چه دا دومره خبره اوشوه، دا قومی اسمبلۍ کښے به خبره کیږی، دا ټول مرکزی لیډر ان پرے ناست دی، دا هسے نه دی ناست، هغوی ته دا پته ده چه دا مشکل څومره دے؟ دا د جذباتو خبرے نه دی، دا د نمبرو جوړولو خبرے نه وی Popular فیصله کول ډیر اسان کار دے او مونږ هم غواړو چه هیڅ یو ټیکس د او نه لګی، زمونږ هم دا خواهش دے، خواهشات بیل وی حقیقتونه بیل دی، لهذا جناب سپیکر صاحب، زمونږ د خپلے صوبے خپل تحفظات دی، هغه تحفظات مونږ پیش کړی دی او مونږ دا وئیلی دی چه زمونږ د دے ځائے آر جی ایس ټی که لګی هم نو زمونږ صوبه د دے قابله نه ده، مونږ سیلاب وهلی یو، مونږ دهشت ګردئ وهلی یو، دوه کالو د پاره چه کوم دے مونږ د دے ټیکس ورکولو قابل نه یو، مونږ د دے نه Exempt کړئ. دا زمونږ تحفظات دی، دا د صوبائی حکومت

تحفظات دی، داسے نه ده مونږ هم د پبلک نمائندګی کوؤ، دا حکومت چه جوړ دے دا د عوامو ووټ باندے جوړ دے۔ زمونږ ټولے خبرے شته خو چه کله د قومی اسمبلئ نه یو خبره پاس نه ده، په قومی اسمبلی کښے دا ډسکشن روان دے، یو شے مرکزی دے، دا پنجاب زمونږ نه غټه صوبه ده، پکار ده چه هغه پرے وړومبئ شی۔ که هلته قرار داد راشی، سندھ کښے راشی، ولے چه داسے یو کار کوؤ په اتفاق به ئے کوؤ، په ورورولئ به ئے کوؤ۔ مونږ غواړو چه ستاسو او زمونږ احساسات او جذبات یو وی، مونږ غواړو چه د دے صوبے تحفظات اوکړو خو دے له به مشکلات نه جوړؤ، مونږ به داسے لار خپلوؤ چه صرف نمبرے جوړے نه کړو۔ ټول به کښینو، حکومت به هم کښینی، د اپوزیشن ټول ممبران به هم کښینی، په شریکه به یو خبره اوکړو چه مونږ دیکښے قوم له څه ګټه راوړے شو او په کومه طریقه دا مخکښے بوتلے شو؟ بالکل که قرار داد وی که جهګړه وی په شریکه به کوؤ خو موقع دا نه ده، وخت دا نه دے لهذا زه دوئ ته خواست کوم چه په دے موقع د داسے مسئله نه رااوچتوی چه زمونږ مسئله حل کیږی نه او صرف نمبرے پرے جوړیږی، نو زه ریکویسټ کوم د حکومت د طرف نه هم چه په شریکه، یو مو جنګ هم شریک دے، مفادات هم شریک دی، خبره به هم شریکه کوؤ، که دے دنیا ته وئیل دی او که مرکزی حکومت ته وئیل دی، مونږ به په شریکه جنګ کوؤ۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، میاں صاحب۔

وزیر(اطلاعات): خو د دے وخت دا مسئله د رااوچتولو نه ده۔مهربانی او دوئ ته خواست کوم چه دا واپس واخلی۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جی۔ دا نه، دا زه څه۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ جو میاں صاحب کو موقع دیا گیا اور انہوں نے آر جی ایس ٹی کے حوالے سے کافی بات کی ہے مگر یہاں پر ان کا دو ٹوک جواب ہونا چاہیئے تھا، آیا یہ سمجھتے ہیں کہ یہ آر جی ایس ٹی ٹھیک ہے اور میں غلط ہوں تو پھر تو یہ بات ٹھیک تھی، ہم نے تو صرف ایک ٹائم مانگا تھا کہ یہ ریزولیوشن ہم لانا چاہ رہے ہیں، ہاؤس کی مرضی ہے اگر یہ، ہم نے تو صرف اتنا مانگا تھا کہ یہ ایک ریزولیوشن، ہمارا خیال ہے کہ یہ ایک ظالمانہ ٹیکس ہے ہمارے عوام پر۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک۔
جناب محمد جاوید عباسی: اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس صوبے کے عوام کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہو گی۔ اگر اس بات پہ ہمارا مؤقف دوٹوک نہ ہو، اگر یہ نہ لانا چاہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، ہم اس میں اپنا یہ واپس لے لیں گے، میرا خیال ہے کہ ابھی اس پہ ضرور آنا چاہیئے۔
وزیر (اطلاعات): جناب سپیکر! ہم بھی ٹیکس لگانے کے حامی نہیں ہیں، اس کی وضاحت ہو چکی ہے، حکومت اس موقع پہ اس کی اس حوالے سے حمایت نہیں کر سکتی، ان کو اس چیز کا پتہ ہے اور یہ ضرور اگر اس کو متنازعہ بنائیں تو ان کی مرضی۔ میں درخواست کرتا ہوں، درخواست مانیں تو مانیں، نہ مانیں تو نہ مانیں۔
جناب سپیکر: میں آپ سے ایک درخواست کرتا ہوں کہ ہر اسمبلی چلانے کا یا پبلک ایشوز یا ایسے نیشنل ایشوز کا ایک طریقہ ہوتا ہے، یہ طریقہ نہیں ہے کہ آپ ہاؤس کو اس کی کارروائی سے روک کر، آپ ایک چیز پہ تو آ جائیں نا، یہ رولز آپ لوگوں نے خود بنائے ہیں، یہ میں نے تو نہیں بنائے، آپ کے ہاؤس نے بنائے ہیں تو پھر۔۔۔۔۔
جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں نا، جب سپیکر بول رہا ہوتا ہے تو سارے لوگ بیٹھ جاتے ہیں، آپ لوگوں کو یہ پتہ نہیں، یا تو مجھ پہ اعتماد نہیں ہو گا، تو کم از کم ڈیکورم کا خیال رکھیں۔ یہ صوبے کا ایک اعلیٰ ترین فورم ہے، آپ کو اس کی وجہ سے اتنی عزت مل رہی ہے۔ قوم نے آپ کو اسلئے بھیجا ہے ادھر کہ آپ اچھے اچھے فیصلے کریں، اچھا اچھا طریقہ بنائیں اور Highest forum ہے اس صوبے کا تو میری گزارش ہو گی کہ آپ کی عزت، میری عزت، سب کی عزت ایک جیسی ہے، میرے لئے آپ سب ایک جیسے ہیں، آپ میں کوئی فرق مجھے محسوس نہ ہوا ہے، نہ ہو گا Kindly رولز کے مطابق چلیں اور جو برادر، جو بھائی جن کا ایجنڈے پہ کچھ کام ہوتا ہے، اس کو نمٹانے کے بعد ایسے ایشوا ٹھاتے ہیں۔ آپ بار بار Insist کرتے تھے تو میں نے آپ کو موقع دیا، وہ موقع آج آپ کو پتہ ہے کہ جمعے کا دن ہے، ابھی ہاؤس کو برخاست کرنے کا وقت آ گیا ہے تو یہ ایجنڈا آدھا رہتا رہا ہے۔
جناب محمد جاوید عباسی: جناب، اس میں جو۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: نہیں، بس ابھی بحث سے، یہ تو کورٹ نہیں ہے، نہ یہ چوک یادگار، دیکھیں آپ کا قیمتی وقت ہے، اس اسمبلی کے اجلاس پہ حکومت کا اور سیکرٹریٹ کی طرف سے بہت بڑا خرچہ ہو رہا ہے اور ان

خراب حالات میں بھی آپ کے اوپر اتنی سیکورٹی کے اہلکار کھڑے ہیں تو Kindly وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے اسکی اہمیت کو دیکھیں کہ جو وقت کے لحاظ سے چلے گا، وہ کامیاب ہوگا، یہ فورم کامیاب ہوگا، آپ کی اسمبلی کامیاب ہوگی، اس کی عزت بڑھے گی۔ بہت بہت شکریہ۔ Thank you very much۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کال اٹینشن نوٹسز جن معزز اراکین نے دیئے ہیں، ان میں عالمگیر خلیل صاحب کا میرے خیال میں پہلی مرتبہ کچھ آیا ہے، یہ اچھی بات ہے۔ عبدالاکبر خان کا پہلے نمبر پہ ہے تو آپ مختصر الفاظ میں، نہایت مختصر الفاظ۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ یکم جولائی 2010ء سے پہلے ریٹائرڈ ملازمین اور ان کے اہلخانہ کو مہلک بیماریوں جیسے کہ کینسر، ہیپاٹائٹس بی / سی اور انسولین استعمال کرنے والے شوگر کے مریضوں کو مفت علاج کی سہولت میسر تھی لیکن یکم جولائی کے بعد مذکورہ سہولت محکمہ خزانہ کے ایک حکم کے ذریعے ختم کر دی گئی جس سے ریٹائرڈ ملازمین میں بے چینی پائی گئی۔ جناب سپیکر، میں تھوڑا جو پیپر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ اصل میں ثاقب اللہ خان بھی ہیں، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب بھی، تو پہلے باری باری پڑھ لیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> ہاں سر، میں پہلے جو دو ہیں، وہ بول دوں پھر یہ اپنا اپنا بول لیں گے۔ جناب سپیکر، میرے ساتھ ایک کاپی ہے کہ جو 13-07-2010ء کو فنانس ڈیپارٹمنٹ نے لیٹر ایشو کیا ہے، وہ ہے NO.FD(SOSR.II/8-39/2010 dated 13-07-2010، اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ "Governor, Khyber Pakhtunkhwa has been pleased to grant, with effect from 1st July 2010 and until orders, Medical Allowance to all civil pensioners of the Provincial Government at the following rates"، وہ ہمیں نہیں پتہ لیکن آخر میں میں آ کے جناب سپیکر، "Pursuant to the grant of the above referred Medical Allowance, the existing facility of reimbursement of expenditure incurred by civil pensioners for the purchase of medicines, and local purchase of medicines by Government Hospitals for their treatment, as out door patients, will be discontinued"، مطلب ہے کہ گورنر صاحب نے کہا کہ چونکہ ان کو 20 پرسنٹ اور 15 پرسنٹ

ملے گا اسلئے ان کو جو باقی ملتا تھا، وہ ختم ہو گیا لیکن انہوں نے پھر لکھا جناب سپیکر، گورنر صاحب کی یہ چٹھی ہے، اس میں لکھا "except for patients suffering from Cancer, Hepatitis B & C and insulin dependent diabetes"، مطلب ہے ان کے علاوہ، مطلب ہے ان کو الگ کر دیا ہے اور باقی پر پابندی لگا دی لیکن فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اسی لیٹر کے حوالے سے جب لیٹر کیا تو جناب سپیکر، انہوں نے اس کا حوالہ دیا، اسی لیٹر کا حوالہ دیا اور میں آخر میں پڑھتا ہوں کہ I am directed to invite your attention to the subject noted above and to state that in pursuance of this department letter No جو میں نے پڑھا 13-07 والا regarding grant of Medical Allowances to civil pensioners of the Provincial Government, the operation of this department letter No. so & so regarding reimbursement of Medical charges to retired civil servants shall stand discontinued with effect from 01-07، ادھر تو گورنر صاحب Except کرتے ہیں کہ باقی کو ختم کر دو اور کینسر، ہیپاٹائٹس بی، سی اور ڈائبیٹیز انسولین کو دیں گے لیکن یہاں پر فنانس ڈیپارٹمنٹ اسی لیٹر کا حوالہ دے کر کہتا ہے کہ بھائی سارا ختم کر دو تو جناب سپیکر! اس میں بھی ہے جو فنانس ڈیپارٹمنٹ کا لیٹر ہے کہ گورنر صاحب نے یہ کیا ہے، تو ہم سمجھتے ہیں کہ جب ایک دفعہ اجازت دی ہوئی ہے تو پھر فنانس ڈیپارٹمنٹ نے وہ Except جو گورنر صاحب نے کیا باقی کو، جو دو تین چار ہیں ان کو Except کیا تو وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ اپنے لیٹر میں اس کا حوالہ پورا دیتے کہ جو گورنر صاحب کا فیصلہ ہے۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you. Saqibullah Khan, please move your call attention.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیرہ مہربانی، جناب سپیکر۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ یکم جولائی 2010 سے پہلے ریٹائرڈ ملازمین اور ان کے اہل خانہ کو مہلک بیماریوں جیسے کہ کینسر، ہیپاٹائٹس بی، سی اور انسولین استعمال کرنے والے شوگر کے مریضوں کو مفت علاج کی سہولت میسر تھی لیکن یکم جولائی کے بعد مذکورہ سہولت محکمہ خزانہ کے ایک حکم نامے کے ذریعے ختم کر دی گئیجس سے ریٹائرڈ ملازمین میں بے چینی پائی گئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، Arguments ډیر جی مشر عبدالاکبر خان صاحب تاسو تہ اوکړل او پہ ھغے کښے دا واضحہ دہ چہ کوم آرډرز صاحب کړے وو او کوم Base ئے کړے وو نو ھغہ غلط دے جی۔ ھغہ خپل طرف نہ بیا فنانس ډیپارټمنټ د ھغے آرډرز سرہ یو

قسم، چه کوم هغوی ورته وئیلی وو چه دا به پرېږدئ د هغے Violation ئے کړے دے خو جناب سپیکر صاحب، دا ډیر Compassionate یو کال اټینشن دے جی۔ Inflation لګیا دے روزانه هغه زیاتیږی، زمونږ شرعاً هم او Legally هم، دا ویلفیئر سټیټ دے او ویلفیئر سټیټ کښے دا ضروری ده چه مونږ د خپلو خلقو خیال اوساتو او دا مرض چه دے، دا مرضونه چه څومره دی دا زیاتیږی لګیا دے د دے خرچے زیاتیږی لګیا دی او بدقسمتئ سره زمونږ چه کوم پاور دے، پرچیز پاور دے، زمونږ Poverty line دے، هغه کمیږی لګیا دے۔ زمونږ ریکویسټ دا دے سر چه دا د Consider کړی، په Compassionate ground کښے د دغه کړی او Violation نه بغیر د هم دا Consider کړی۔ تهینک یو، جی۔

جناب سپیکر: تهینک یو۔ اسرار الله خان ګنډاپور صاحب، پلیز۔ کال اټینشن خو هسے هم موؤ شولو، که یو دوه خبرے پرے کوئ نو پرے اوکړئ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر، جی سر۔ سر! اس حوالے سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کو یاد ہو، جب گزشتہ ہمارا سیشن اکتوبر میں ہوا تھا، میں اس حوالے سے ایک قرارداد لایا تھا، سید ظاہر شاہ صاحب بیٹھے تھے، انہوں نے اس قرارداد کی مخالفت کی تھی، وہ اس وقت بضد تھے کہ یہ جو ریٹائرڈ گورنمنٹ سرونٹس ہیں، ان کو یہ سہولت حاصل ہے اور میری اس وقت بھی یہ Contention تھی کہ آپ کے پاس جو لیٹر ہے، وہ Pree dated ہے اور اس کے بعد ایک دوسرا لیٹر ایشو ہوا ہے تو سر، ایک تو گورنمنٹ کے جو وزراء صاحبان ہوتے ہیں، مہربانی کر کے تیار ہو کر آئیں، اس پر تو ہونا یہ چاہیئے تھا کہ ہم ایشورنس کا نوٹس دیتے کیونکہ فلور آف دی ہاؤس پہ انہوں نے بات کی تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ یہ Exist کرتا ہے اور یہ Facility ہے۔ چونکہ ہیلتھ کے متعلق تھی تو انہوں نے یہاں سے اس کی اپوزیشن کی تھی اور وہ جو قرارداد تھی، وہ Kill ہو گئی تھی۔ میں اس میں سر، مزید یہ کہنا چاہونگا کہ یہ ریٹائرڈ گورنمنٹ سرونٹس جو ہیں، ان کو اگر ایک سہولت پہلے سے میسر تھی، گورنر صاحب کا تو سر نام ہے، جو بھی آرڈر ایشو ہوتا ہے In the name of Governor ہوتا ہے، تو پراونشل گورنمنٹ کا Decision ہے، پراونشل گورنمنٹ مہربانی کر کے اپنے اس Decision کو Re-consider کر کے ان ملازمین کو یہ سہولت دوبارہ مہیا کرے۔

جناب سپیکر: جی گورنمنٹ ٹریژری بنچز کی طرف سے جناب آنریبل میاں افتخار صاحب، آنریبل منسٹر فار انفارمیشن۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! آپ کی بڑی مہربانی۔ سب سے پہلے تو یہ کہ یہاں پر وزیر جس نے جواب دیا اور وہ مناسب نہیں تھا اور یا یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ صحیح نہیں تھا، میں یہ کہونگا کہ ہمیں جو معلومات مہیا کی جاتی ہیں، اسی معلومات کے مطابق جواب دیا جاتا ہے۔ جب بعد میں اس نے بات کی کہ اس کی بات درست نکلی تو لازمی بات ہے کہ ہم اپنے محکموں سے کہیں گے کہ ہمیں وہ جواب مہیا کیا جائے جو بالکل Up date ہو، پورا ہو کہ کسی کے جذبات واحساسات کو ٹھیس نہ پہنچے کیونکہ ہم جب جواب دیتے ہیں تو بڑی ذمہ داری سے دیتے ہیں، لہذا اگر ہمارے جواب میں کوئی ایسی خامی ہو تو ہماری اپنی بھی غلطی ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ کی بھی غلطی ہے، لہذا میں یہی گزارش کرونگا اور ان کو یہ تسلی دونگا کہ اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچی ہے تو اس پر ہم معذرت چاہتے ہیں۔ رہی یہ بات کہ اس کو Re-consider کرنا ہے، بالکل ہم وہی بات کریں گے جو عوام کے مفاد میں ہو، ہم Re-consider کرلیں گے۔ اگر اس میں کوئی فنانس کا مسئلہ نہ ہو تو لازمی بات ہے کہ ہم کچھ نہ کچھ اس میں غور ضرور کریں گے، لہذا ہم Re-consider کرلیں گے۔

Mr. Speaker: Thank you, ji; thank you, Mian Sahib. Muhammad Alamgir Khalil, to please move his call attention notice No. 425 in the House. Alamgir Khalil Sahib.

(Applauses)

جناب محمد عالمگیر خان خلیل: ڈیرہ شکریہ، سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری حل طلب مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ گلشن رحمان کالونی کوہاٹ روڈ کے رہائشی سرکاری ملازمین گٹروں کا گندہ پانی پینے پر مجبور ہیں کیونکہ پانی کے مین پائپ لائن گٹروں سے گزر رہی ہے جو کہ مختلف جگہوں سے Leak ہے اور ان میں گٹروں کا پانی جمع ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہاں کے عوام ہیپاٹائٹس سی جیسے موزی مرض کا شکار ہو رہے ہیں۔ عرصہ دو ماہ پہلے یہ مسئلہ حکام بالا کے نوٹس میں لایا گیا تھا اور انہوں نے جلد از جلد مسئلے کے حل کی یقین دہانی کرائی تھی لیکن ابھی تک اس پر کوئی عمل درآمد نہیں کرایا گیا، لہذا اس مسئلے پر فوری طور پر عمل درآمد کی ضرورت ہے تاکہ قیمتی انسانی جانیں ضائع ہونے سے بچ سکیں۔ جناب سپیکر صاحب، گلشن رحمان کالونی چہ کوم دہ، دا زما پہ حلقہ کبنے راځی، تاسو یو خبرہ اوکړلہ چہ عالمگیر ډیر خہ وائی نہ، دا چہ کومو

دوه نیمو کالو راسے اووئیل نو ماته د یو کمیټی رزلټ اوښایئ چه څه رزلټ ئے رااوختو۔ (تالیاں) زما دوه نیم، درے کاله اوشو، د هیلتھ زما کوئسچن پروت دے ، په نهه میاشتو کښے د هغے څه رزلټ راووتو؟ که هغه نورو څه کړی دی هغے کښے ماسوائے د دریو نه ، ټی اے ، ډی اے هر یو راشی 2600 روپئ واخلی دستخط اوکړی (تالیاں) قسم په خدائے که سیوا د نقد پیسو نه بل هیڅ هم شوی دی (تالیاں) تاسو وایئ دے څه وائی نه، دا که چا څه وئیلی دی او کوم د کمیټو میټینګونه شوی دی، د هغے څه رزلټ دے ؟ نو خبره دا ده چه دے باندے مخکښے هم ما وئیلی وو چه سی اینډ ډبلیو والا چه خدائے راستی چه په سرکاری تابوت او په کفن کښے هم د هغوی نیم کمیشن وی۔ (قہقہے) چه تابوت او کفن راوړی خدائے راستی چه تابوت که په سل روپئ کیږی نو دوه سوه قیمت ئے لیکی او که په کفن درے سوه اولګی نو شپږ سوه ئے لیکی خو د افسوس مقام دا دے چه تاسو که په خپله ګلشن رحمان کالونئ ته لاړے ، خو زه نه پوهیږم سی اینډ ډبلیو او پبلک هیلتھ والا په سترګو ړانده دی او که بلا پرے شوے ده؟ یا به په دیکښے ډیر درک نه لګی، دا شے کیدے شی دا کار ورکوټے وی او پیسے پکښے لږے وی خو د افسوس مقام دا دے چه د دے صوبے خومره ملازمین دی، هغه په ګلشن رحمان کالونئ کښے اوسیږی خو نن تاسو ورشئ د هغوی حالت اوګورئ چه د ګټرو اوبه او د څښکلو اوبه په یو لائن کښے روانے دی نو ماله به داسے شوک ګارنټی راکوی چه دا کار به په هفته کښے کیږی هسے نه سبا ما دا ایکسیئن د مرے نه نیولے وی یا زه لاندے یا دے لاندے۔ دوه خبرے به وی۔ پاکه خبره کوؤ۔ (تالیاں) ماله به داسے ګارنټی راکوی چه په هفته کښے به دا کار کیږی که د سی اینډ ډبلیو سیکرټری راغواړئ۔۔۔۔۔

<u>ملک قاسم خان خٹک:</u> جناب سپیکر صاحب، زه یو خبره کومه۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا کال اټینشن دے په دے باندے ډیبیټ نه کیږی۔

<u>جناب محمد عالمگیر خلیل:</u> که د پبلک هیلتھ انجینئر راغواړئ خو مهربانی اوکړئ چه ماله داسے پوره تسلی راکړئ چه دا کار به۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب، یو خبره کومه۔

جناب محمد عالمگیر خان خلیل: خدائے ته اوګوره ملک صاحب! چپ شه کنه، هر څه کښے راپاڅے (قہقہے) هر کار کښے-----

جناب سپیکر: جی جی، خیر دے۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: زما هغه Tempo د ماته کړه، ختمه د کړه نو۔

جناب سپیکر: هغوی دومره ښه خبره اوکړله چه تاسو ښه خبره اوکړله چه تاسو ښه کار نه کوے نو زه څکه هډو څه وایم نه۔ جی۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: نو دغه جناب سپیکر صاحب، ستاسو په وساطت سره دوئ ته دا وایمه چه کوم سړے ماله که منسټر صاحب ګارنټی راکوی او که د منسټر سیکرټری صاحب ته تاسو وایئی چه هر څوک ئے کوی خو چه دا کار کم از کم د هفتے کار نه د دوه ورځو کار هم نه دے-----

جناب سپیکر: انشاءاللہ۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: خیر دے پکښے د خپل شے هم پیدا کړی خو دا کار د اوکړی۔ مهربانی، جی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Information, Mian Iftikhar Sahib, please.

وزیر (اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، زمونږ عالمګیر ورور یو خو د زړه بیمار دے نو زه دا سے خبره کول نه غواړمه چه دا تکلیف ئے دوباره شی۔ یقیناً دا خبره دا سے ده چه که د حکومت د طرف نه غفلت وی نو عالمګیر د دے حکومت ممبر دے او دے په دے غفلت کښے هم بهرپور شامل دے، دے د دے نه جدا نه دے او اوس د دے نه لږ، خدائے پرے فضل اوکړو دوئ د DDAC چیئرمین شو نو دوئ د دا ټول کارونه چه کوم دے، خدائے د کړی چه دوی ئے په هفته کښے اوکړی، دا ټولے مسئلے به اوس د دوئ د لاندے وی، د ډیویلپمنټل کارونو دوئ به تپوس کوی، دا که په پبلک هیلتھ کښے وی نو هم به ئے دوئ تپوس کوی که سی اینډ ډبلیو کښے وی نو هم به ئے دوئ تپوس کوی، اوس به د دوئ د چیئرمینئ پته لګی چه دوئ تر کوم ځائے پورے شے سر ته رسولے شی۔ دا Efficiency به

مونږ د دوئ نه غواړو خو دا ورته ضرور وایو که خدائے د نه کړی، خدائے د نه کړی چرته که دوئ ته موقع نه وی او دا سے مطلب دا دے چه وخت پرے تیر شو نو مونږ ورسره بالکل ولاړ یو۔ مونږ د غه خلق چه د هغوی پائپونه خراب شوی دی، اوبه خرابے دی، دا زمونږ ډیوټی ده چه ټهیک کوؤ به ئے، خو جناب سپیکر صاحب، دا داسے په غفلت کبنے یا د رشوت په حواله خبره نه ده، دا زمونږ د ملک د ننه زمونږ فنانشل مسئلے هم دی، زمونږ معاشرتی مسئلے هم دی، مونږ پخپله هم د غیر زمه دارئ کردار ادا کوؤ، لهذا دا ټولے خبرے رایوځائے شوے دی نو مونږ به د دوئ په زخم مرهم ضرور ایږدو خو د دے خبرے دا بنیاد نه دے چه ګنی سی اینډ ډبلیو مطلب دا دے چه د رشوت په وجه دا خبره کیږی یا د پبلک هیلتھ په وجه دا خبره کیږی، بنه او خراب هر ځائے کبنے شته دے۔ زه یو ځل بیا وایمه ، زه ټولو ملګرو ته درخواست کومه چه په زمه وارئ باندے خبره کول هغه ډیر مناسب وی۔ عالمګیر ورور اوس د DDAC چیئرمین دے ، زه به ئے اوس د امتحان په انتظار یمه، خدائے د اوکړی چه دوئ په هفته کبنے پرے د ننه د ننه پاس شی۔ زر د میټینګ رااوغواړی او دا کارونه د سر ته اورسوی ګنی نو مونږ حکومت ورسره کلک ولاړ یو ځکه چه زمونږ ملګرے دے او دا کارونه به ورله کوؤ۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر صاحب، مونږ هغه ریزولیوشن پیش کوؤ، تاسو مونږ له اجازت راکړئ۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: اودریږئ جی، یو منټ، یو منټ۔ دا شے خو چه سر ته اورسی کنه، لږ کبنیینئ۔ Khushdil Khan Sahib, honourable Khushdil Khan Sahib, to please move his call attention.

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر)</u>: محترم سپیکر صاحب! میں آپ کی اور پورے ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ میرے حلقہ کے ایک رہائشی جناب مدد خان ولد فقیر

محمد خان سکنہ بڈھ بیر نے ایک خط کے ذریعے مطلع کیا جو کہ سیکرٹری ہیلتھ کو ایڈریس ہے اور دیگر کے علاوہ مجھے بھی کاپی کی گئی ہے۔ خط کا مختصر عنوان یہ ہے کہ میرے قریبی رشتہ دار کچکول خان سکنہ بڈھ بیر کے بیٹے کا ختنہ مورخہ 01-11-2010 کو سٹی ہسپتال میں سرجن ڈاکٹر وقار نے کیا، چونکہ بچے کے زخم سے خون بہت زیادہ جاری تھا جس پر اس نے مذکورہ ڈاکٹر کو معائنہ کرنے کیلئے کہا لیکن اس نے مبلغ پانچ سو روپے کا ڈیمانڈ کیا۔ میرے پاس جیب میں صرف مبلغ تین سو روپے موجود تھے جو کہ میں نے اسے دیدیئے، اس کے بعد بچے کا معائنہ کیا۔ اس نے شکایت کی ہے کہ سرکاری ہسپتال میں غریبوں سے فیس کی مد میں رشوت لینے کا کیا جواز ہے؟ لہذا میری التجاء ہے کہ مذکورہ واقعہ کی انکوائری کی جائے اور مذکورہ ڈاکٹر کو سزا دی جائے۔

سپیکر صاحب! دا د هغوی شناختی کارډ دے، فوټوسټیټ ئے راستولے دے لیټر سره، دا هغوی لیټر لیکلے دے To the Secretary Health Department Government of Khyber Pakhtunkhwa Peshawar، باقاعده ئے دستخط کړے دے، کاپئ ټولو ته، ډی سی او او ټول خومره دغه دی، هغوی ته ئے لیکلے دے، موبائل نمبر ئے ورکړے دے۔ دا د هغه هسپتال چټ دے چه کوم باندے او پی ډی کښے چټ دغه کوی۔ جناب عالی، منسټر صاحب چه کوم د دے ظاهر شاه، هغه پخپله یو شریف سړے دے خو کم ازکم چه په ډیپارټمنټ کښے په هسپتالونو کښے داسے Black sheep's وی، د هغوی خلاف انکوائری کول پکار دی او د رولز مطابق ایکشن اغستل پکار دی۔ دا زما گزارش دے جی۔ مهربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ٹریژری بنچز کی طرف سے، ظاہر شاہ صاحب کدھر ہیں؟ ہیلتھ منسٹر صاحب، وہ تو ہے نہیں جی۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات)</u>: داسے ده جی، سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: میاں افتخار صاحب۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: ظاهر شاه صاحب یقیناً چه شته نه، زمونږ ورور دے، جواب د دے واضحه دے چه انکوائری د دے د اوشی۔ ظاهر شاه که وے نو هغه به هم دا وئیل او مونږ هم د حکومت طرف نه دا وایو چه انکوائری د اوشی چه څه حقیقت وی

هغه د مخے ته راشی۔ که هغه قصور وار وی چه سزا ورکړے شی، که نه وی نو مطلب دادے چه دا خبره حل شی او د دوئ چه کوم دے تسلی به اوشی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، زمونږ یو جائنټ قرارداد وو که مونږ ته موقع راکړے شی نو۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، هغے باندے تاسو ټول متفق شوی یئ ؟

آوازیں: او۔

جناب سپیکر: هغے باندے متفق یئ ټول؟

جناب عبدالاکبر خان: او جی، مونږ ټولو دغه قرارداد، چه هغے کښے ما سره اسرارالله خان گنډاپور صاحب، جاوید عباسی صاحب، قلندرخان لودهی صاحب، منورخان ایډوکیټ صاحب او دا ټول متفق دی۔ سکندرخان! ستا یو کال اټینشن نوټس دے۔

جناب سپیکر: په څه باندے ؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ہمارا ایک کال اٹینشن نوٹس تھا، ہمیں بھی اجازت دیدی جائے تاکہ ہم بھی بات کر سکیں۔

جناب سپیکر: اودریږه دا به بیا کوؤ کنه، اودریږه دا ممبر صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، که ماته مو یو دوه منټه راکړل نو زه به خپله خبره اوکړمه۔

جناب سپیکر: دا دوه دوه منټه درله بیا درکوم۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، دا ټول خبرے کوی خو چه کله مونږ خبرے ته پاڅو نو تاسو مونږ له اجازت نه راکوئ۔

جناب سپیکر: اودریږه چه یو ممبر خو Dispose of شی کنه، د هغوی، تاسو وکیلان چه څومره یئ نو هغه غلطے خبرے شروع کړے دی۔

جناب سپیکر: نه جی،اوس آنریبل ممبر صاحب یو شے Move کړو، زه د هاؤس نه تپوس کوم نو په هغے د پاڅیدو څه بنه انداز دے ؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: دے پسے مونږ له اجازت را کړئ۔

جناب سپیکر: نه، دے پسے کنه گوره ته، گوره جی، نه منور خانه! تاسو خو اوبنیار سړے یئ، قابل سړے یئ، زمونږه دغه ممبرصاحب، یو ممبر پاڅیدو ، زما د هاؤس نه تپوس شروع دے ، په هغے کښے پاڅیدل څه خبره خو نه ښکاری کنه۔

جناب محمد جاوید عباسی: اس نے تو ابھی شروع نہیں کیا ہے، صوبے میں مہنگائی کے باعث عوام کو بہت زیادہ مشکلات کا سامنا ہے۔ ریفارمڈ جی ایس ٹی کے نفاذ سے کروڑوں عوام دووقت کی روٹی کے حصول سے بھی محروم رہ جائیں گے اسلئے سپیکر صاحب، آپ مہربانی کر کے رول240 کے تحت 124 کو معطل کر کے ہمیں جی ایس ٹی کے خلاف قرارداد لانے کی اجازت دیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه تاسره دا نور متفق دی دا ټول؟ چه گنړ دغه باندے ، تاسو سکندر خان!

آوازیں: او جی، او۔

جناب عبدالاکبر خان: سپیکر صاحب! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمیں، ہمارے لئے رول سسپنڈ کر کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! تاسو څه غواړئ؟

جناب عبدالاکبر خان: د دے د پاره درخواست کوم چه Under rule 240, 124 may be suspended so that I present this resolution.

جناب محمد جاوید عباسی: یہ ناانصافی ہے، جناب سپیکر، یہ ہمارے ساتھ بالکل ناانصافی ہے کہ یہ جب کسی مسئلے کیلئے اٹھتے ہیں تو ان کیلئے فوراً رول سسپنڈ کیا جاتا ہے اور ہمیں بولنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members to move their resolution? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The honourable Member, to please move their resolution.

(اس مرحلہ پر مسلم لیگ (ن) کے اراکین اسمبلی ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

قرارداد

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! مجھے افسوس ہے کہ جنہوں نے دستخط کئے تھے، یہ اس صوبے کے لاکھوں کسانوں اور کاشتکاروں کی زندگی کا مسئلہ ہے اور جن لوگوں نے دستخط کئے تھے آج، جب اس ریزولیوشن کو پیش کرنے کا وقت آیا تو ان لوگوں نے ہاؤس سے باہر نکلنا مناسب سمجھا، یہ انتہائی افسوس کی بات ہے جناب سپیکر۔

"صوبہ پختونخوا کے عوام کے منتخب نمائندے مرکزی حکومت کی گڑ پر صوبے سے باہر لیجانے پر پابندی کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ چونکہ گڑ اس صوبے کے کاشت کاروں اور خاص کر چھوٹے کاشت کاروں کی ایک نقد آور فصل اور روزی کا ذریعہ ہے، یہ پابندی شوگر ملز مالکان کو خوش رکھنے کیلئے ہے اور کاشت کاروں کے مفاد کے خلاف ہے، اسلئے یہ منتخب نمائندے اپنے صوبے کے غریب کاشت کاروں کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے مرکزی حکومت سے بھرپور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس پابندی کو فوری طور ہٹائے اور صوبائی خود مختاری میں مداخلت سے پرہیز کیا جائے۔ تھینک یو۔ یس، آپ نے پڑھنا ہے؟

جناب قلندر خان لودھی: یہ تو ہو گیا نا، آپ نے پڑھ لیا۔

جناب عبدالاکبر خان: میں نے پڑھ لیا، میں نے پڑھ لیا۔ اچھا جی، اس میں قلندر خان لودھی صاحب ہیں، اختر علی صاحب ہیں، سکندر خان شیرپاؤ صاحب ہیں، میاں افتخار حسین صاحب ہیں اور جاوید عباسی صاحب، جنہوں نے ہاؤس سے اور اس ریزولیوشن سے بائیکاٹ کیا تو کیا ہم اس کا نام نکالیں؟ کیونکہ وہ ہے نہیں، تو مطلب ہے اس کی پارٹی اس میں سپورٹ نہیں کرتی، اس ریزولیوشن کو۔

جناب سپیکر: تو۔

جناب عبدالاکبر خان: تو آپ ہاؤس سے پوچھیں۔

جناب سپیکر: یہ چونکہ باہر چلے گئے ہیں اور شاید ان کے علاقے میں گنا گڑ ہوتا نہیں ہے اور نہ کاشتکار ہیں ادھر، ان کو اس کی اہمیت کا احساس ہی نہیں تھا۔ ابھی ان کا نام۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ابھی ان کا نام، ہاؤس سے پوچھتا ہوں کہ اس ریزولیوشن پر دستخط تو کئے، ان کا نام اس سے نکال دیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یومنٹ کنه جی، تاسو یو منٹ کښینئ جی، زه هاؤس نه یو شیز، پروسیډنگز شروع دے نو هغے کښے لږ Interference مه کوئ۔ اس ریزولیوشن پر جاوید عباسی صاحب نے دستخط کئے، نام ان کا ہے، آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں، ہاؤس سے، آپ کی رائے لینا چاہتا ہوں کہ اگر وہ موجود نہیں ہیں، اس موقع پر وہ نکل رہے ہیں تو ان کا نام اس ریزولیوشن سے نکال لیں؟

Mr. Speaker: Yes.

جناب قلندر خان لودھی: سر! میں اس میں کچھ-----

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو اس ایشو کو سبوتاژ کرنا چاہ رہا تھا نا، یہ تو موور ہے، موو ہوتی ہے ایک موشن، Under discussion ہے، اس موقع پر نکلنا، میڈیا کے دوستو! آپ بھی Positive وہ دیا کریں، ایسی چیزیں جو خواہ مخواہ نمبر بنانے کیلئے ہوتے ہیں، ان کو Highlight نہ کریں، یہ میری گزارش ہے آپ سے، اس صوبے کی خاطر۔ Now the motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed, adopted unanimously.

(Applauses)

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker.

سید قلب حسن: یو ریکویسټ کول غواړم سر۔

جناب سپیکر: جی اودریږه ملک قاسم خان خټک صاحب پکښے خفا کیږی نو دده هغه۔

سید قلب حسن: سر، زه یو منټ کښے خپله خبره کوم۔

جناب سپیکر: دا یو یو منټ، ګوره هغه درے شلور نور هم پاشیدل۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر صاحب! زه یو اهم دغه باره کښے ستاسو-----

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب، دا پرون چه کوم زمونږ میاں افتخار حسین صاحب ته، ستاره آیاز صاحبه او زمونږ ډیر دروند مشر، لطیف آفریدی صاحب ته کوم بے نظیر ایوارډ ملاؤ شوے دے، زه د خپل طرف نه او د دے خپلو معزز اراکینو د طرف نه هغوی ته مبارکبادی ورکوم، مبارک د شی۔ ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بنائسته خبره ده جی۔ Malik Qasim Khan Khattak Sahib, to please start discussion.

وزیر (اطلاعات): سپیکر صاحب، ماله یو منټ موقع را کړئ، یو وړه خبره به او کړم، د جمعے ورځ ده بیا خو به گرانه شی کنه۔

جناب سپیکر: اودریږه دیکښے بیا او کړه کنه۔

وزیر (اطلاعات): سپیکر صاحب، دا سے ده چه ستاسو په وساطت ربنتیا خبره دا ده چه مونږ له هغوی ډیر زیات عزت را کړو۔ زمونږ ټولو ملگرو ته ئے ډیر زیات عزت ورکړو او خصوصاً چه زما کله خبره کیده نو د Terrorism په حواله باندے چه زمونږ د دے صوبے کوم رول دے او نمائندگی ده نو ټول هاؤس پا څیدو، سره د پریزیډنټ او هغوی پینځه منټه خپل Clapping په دے باندے کولو۔ ایوارډ ډیرو ته ملاؤ دے خو دا عوامی ایوارډ چه کوم وی چه هغے کښے د سندھ خلق وو، د کشمیر خلق وو، د پنجاب خلق وو، د بلوچستان خلق وو او زمونږ د صوبے هم وو او ټول ولاړ وو او هغوی مونږ ته په دے خبرے شاباشے را کولو نو زه د پریزیډنټ صاحب او د هغے ټولو خلقو مشکور یم او بے نظیرے بی بی دا ایوارډ په عالمی انسانی حقوقو په بنیاد ملاؤ شوے وو، نو دا د هغے په یاد کښے چه کوم دے چه نن د انسانی حقوقو ورځ ده، د هغے د تازه کولو دپاره دا پروگرام شوے وو نو دے سره زمونږ زړه هم غټ شوے دے (تالیاں) او مونږ د خپلے صوبے د طرف نه یقیناً چه ماته پریزیډنټ چه کوم، مخ په مخ کومه خبره او کړه او زما د زوئے د یادداشت چه هغوی کومه خبره او کړه او کومو کومو خلقو چه مونږ سره همدردی کوله، دا ماسره نه وه دا زما ټولے صوبے سره همدردی وه او دلته د

دهشت گردئ خلاف چه زمونږ کوم جهاد دے ، هغے ته شاباسے ووَ. لهذا زه د مرکزی حکومت د دغے پروګرام د ملګرو شکریه ادا کوم. ډیره مهربانی.

جناب سپیکر: میاں صاحب، ډیره شکریه، ډیره ښه خبره ده، دا Positive او Constructive او ښے خبرے چه کومے وے ، هغه ته پټے ساتے ، دا پکار ده چه دا د ډیر مخکښے وئیلے وے نو لږ د خوشحالئ خبرے وی. Malik Qasim Khan Khattak Sahib, to please start discussion on your adjournment motion No. 221, already admitted for detail discussion under rule 73 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Malik Qasim Khan Khattak Sahib, please.

حاجی قلندر خان لودھی: سپیکر صاحب! مووَر کے مشورے سے کیونکہ آج جمعے کا دن ہے-----

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ پڑھیں نا۔

حاجی قلندر خان لودھی: سر، اتنا اہم ایشو ہے کہ اگر آپ مہربانی کر کے گھڑی کو دیکھ لیں اور اگر اسکو پینڈنگ کر دیں اور کسی Next day پر-----

جناب عبدالاکبر خان: ان کا مطلب یہ ہے کہ یہ چونکہ بہت ہی اہم ایشو ہے اور اس وقت ٹائم اتنا نہیں رہتا، اسلئے اس کو پھر کسی اور ٹائم پہ لیا جائے۔

جناب سپیکر: اچھا۔

حاجی قلندر خان لودھی: یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے اور مہنگائی کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، مووَر سے پوچھتے ہیں جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: سر! اس بارے میں ان سے بات ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: ہاں، یہ اچھی بات ہے۔

حاجی قلندر خان لودھی: سر، اس کو-----

جناب سپیکر: جی نہیں، ملک قاسم خان خٹک صاحب کا، آپ کو پتہ ہے کہ ان کی اجازت کے بغیر-----

حاجی قلندر خان لودھی: میرا بھائی ہے جی، انہوں نے اجازت دے دی ہے۔

ملک قاسم خان خٹک: شکریه جی. دا دومره اهم خبره ده، حقیقت دے چه کومه ورځ د دے د پاره وی، د هغے د پاره مو سپیشل ریکویسټ اوکړو چه چیف منسټر

صاحب ناست وی، دا مهنگائی د دے صوبے ډیره اهم مسئله ده چه دے ته څه انتظام او یو مشترکه لائحه عمل جوړ کړو۔

جناب سپیکر: نو دا خو ټهیک شوه بس۔ اودریږئ یوه خبره واورئ، لږ حالات د صوبے داسے دی چه زه لږ Gap ورکومه د دغه د پاره، نو دا به د هغے نه پس بیا مونږه Put up کوؤ، ټهیک شوه جی؟

ملک قاسم خان خٹک: ټهیک شوه جی۔

جناب سپیکر: اجلاس کو مورخہ 20-12-2010 بروزپیر صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔

(اسمبلی کا اجلاس بروزپیر مورخہ 20 دسمبر 2010ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)